Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ — قادیان

بدر

The weekly BADR Qadian

جلد 64

شمارہ 41

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

23-ذوالحجہ 1436 ہجری قمری — 8-اخاء 1394 ہش — 8-اکتوبر 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

جبکہ فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کی شرح اور تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت وفات پانا ہے ثابت ہوا۔ اور وہی لفظ حضرت مسیح کے مُنہ سے نکلا تھا اور کھلے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ جن الفاظ کو مسیح ابن مریم نے استعمال کیا تھا وہی الفاظ مَیں استعمال کرونگا پس اس سے بکلی منکشف ہوگیا کہ مسیح ابن مریم بھی وفات پاگیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وفات پاگئے اور دونوں برابر طور پر اثر آیت فلمّا توفّیتنی سے متاثر ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اور منجملہ افادات **امام بخاری** کے جس کا ہمیں شکر کرنا چاہئے ایک یہ ہے کہ انہوں نے مسیح ابن مریم کی وفات کے بارے میں ایک قطعی فیصلہ ایسا دے دیا ہے جس سے بڑھ کر متصور نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح کے کئی حصوں میں سے جن کا نام اُس نے خاص خاص غرضوں کی طرف منسوب کر کے کتاب رکھا ہے، ایک حصہ کو کتاب التفسیر کے نام سے نامزد کیا ہے۔ کیونکہ اس حصہ کے لکھنے سے اصل غرض یہ ہے کہ جن آیات قرآن کریم کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ تفسیر وتشریح کی ہے یا اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے اُن آیات کی بحوالہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تفسیر کر دی جائے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسی غرض سے آیت کریمہ **فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡہِمۡ** کو کتاب التفسیر میں لایا ہے۔ اور اس ایراد سے اُس کا منشاء یہ ہے کہ تا لوگوں پر ظاہر کرے کہ **فلمّا توفّیتنی** کے لفظ کی صحیح تفسیر وہی ہے جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرماتے ہیں یعنی **مار دیا** اور **وفات** دے دی اور حدیث یہ ہے **عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ یُجَآءُ بِرِجَالٍ مِّنۡ اُمَّتِیۡ فَیُؤۡخَذُ بِہِمۡ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوۡلُ یَارَبِّ اُصَیۡحَابِیۡ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدۡرِیۡ مَا اَحۡدَثُوۡا بَعۡدَکَ فَاَقُوۡلُ کَمَا قَالَ الۡعَبۡدُ الصَّالِحُ وَکُنۡتُ عَلَیۡہِمۡ شَہِیۡدًا مَّا دُمۡتُ فِیۡہِمۡ فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡہِمۡ**۔ صفحہ ۶۶۵ بخاری ۶۹۳ بخاری۔ یعنی قیامت کے دن میں بعض لوگ میری اُمت میں سے آگ کی طرف لائے جائیں گے تب میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں تب کہا جائے گا کہ تجھے اُن کاموں کی خبر نہیں جو تیرے پیچھے اِن لوگوں نے کئے۔ سو اُس وقت میں وہی بات کہوں گا جو ایک نیک بندہ نے کہی تھی یعنی مسیح ابن مریم نے۔ جبکہ اُسکو پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ تو نے تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے ماننا۔ اور وہ بات (جو میں ابن مریم کی طرح کہوں گا) یہ ہے کہ میں جب تک اُن میں تھا اُن پر گواہ تھا پھر جب تُو نے مجھے وفات دیدی تو اُس وقت تُو ہی اُن کا نگہبان اور محافظ اور نگران تھا۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قصہ اور مسیح ابن مریم کے قصہ کو ایک ہی رنگ کا قصہ قرار دیکر وہی لفظ **فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ** کا اپنے حق میں استعمال کیا ہے جس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ** سے وفات ہی مراد لی ہے۔ کیونکہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں اور مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار شریف موجود ہے۔ پس جبکہ **فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ** کی شرح اور تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت وفات پانا ہے ثابت ہوا۔ اور وہی لفظ حضرت مسیح کے مُنہ سے نکلا تھا اور کھلے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ جن الفاظ کو مسیح ابن مریم نے استعمال کیا تھا وہی الفاظ مَیں استعمال کرونگا پس اس سے بکلی منکشف ہوگیا کہ مسیح ابن مریم بھی وفات پا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وفات پاگئے اور دونوں برابر طور پر اثر آیت **فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ** سے متاثر ہیں۔ اِسی وجہ سے امام بخاری اس آیت **فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ** کو قصداً کتاب التفسیر میں لایا تا وہ مسیح ابن مریم کی نسبت اپنے مذہب کو ظاہر کرے کہ حقیقت میں وہ اس کے نزدیک فوت ہو گیا ہے۔ یہ مقام سوچنے اور غور کرنے کا ہے کہ امام بخاری آیت **فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ** کو کتاب التفسیر میں کیوں لایا۔ پس ادنیٰ سوچ سے صاف ظاہر ہوگا کہ جیسا کہ امام بخاری کی عادت ہے اس کا منشاء یہ تھا کہ آیت **فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ** کے حقیقی اور واقعی معنی وہی ہیں جن کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے۔ سو اس کا مدعا اس بات کا ظاہر کرنا ہے کہ اس آیت کی یہی تفسیر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پر وارد کر کے آپ فرمائی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس طرز کو امام بخاری نے اختیار کر کے صرف اپنا ہی مذہب ظاہر نہیں کیا بلکہ یہ بھی ظاہر کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت **فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ** کے یہی معنی سمجھتے تھے تب ہی تو انہیں الفاظ **فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ** کو بغیر کسی تبدیل وتغیر کے اپنی نسبت استعمال کر لیا۔ پھر امام صاحب نے اسی مقام میں ایک اور کمال کیا ہے کہ اس معنی کے زیادہ پختہ کرنے کے لئے اسی صفحہ ۶۶۵ میں آیت **یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ** کے بحوالہ ابن عباس کے اسی کے مطابق تفسیر کی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں **وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّیۡکَ مُمِیۡتُکَ** (دیکھو وہی صفحہ ۶۶۵ بخاری) یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ جو آیت قرآن کریم ہے کہ **یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ** اس کے یہ معنے ہیں کہ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دُوں گا۔ سو امام بخاری صاحب ابن عباس کا قول بطور تائید لائے ہیں تا معلوم ہو کہ صحابہ کا بھی یہی مذہب تھا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور پھر امام بخاری نے ایک اور کمال کیا ہے کہ اپنی صحیح کے صفحہ ۵۳۱ میں مناقب ابن عباس میں لکھا ہے کہ خود ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی کہ یا الٰہی اس کو حکمت بخش اس کو علم قرآن بخش چونکہ دُعا نبی کریم کی مستجاب ہے اس لئے ابن عباس کا یہ بیان کہ **توفّی عیسٰی** جو قرآن کریم میں آیا ہے **اَمَاتَتۡ عِیۡسٰی** اس سے مراد ہے یعنی عیسیٰ کی وفات دینا۔ یہ معنی آیت کریمہ کے جو ابن عباس نے کئے ہیں اس وجہ سے بھی قابل قبول ہیں کہ ابن عباس کے حق میں علم قرآن کی دعا مستجاب ہو چکی ہے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 585 تا 587)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 47

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا! آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اخبار منصف کی طرف سے کئے گئے اسی قسم کے اعتراضات کا جواب اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ پر ناپاک اعتراضات کرتے ہوئے معترض نے لکھا:

''1947ء میں تقسیم ہند کے نتیجے میں جب پنجاب کے حالات نے نازک صورت اختیار کر لی تو قادیان دارالامان میں بھگدڑ مچ گئی۔ اس موقع پر میاں محمود نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اگر ساری جماعت بھی قادیان سے چلی گئی تو میں اس مقام کو نہ چھوڑوں گا لیکن چند ہی دن بعد آباء اجداد کی اس اسٹیٹ (قادیان دارالامان جنت نشان) کو چھوڑ کر بی حرماں نصیبی، ناکامی و نامرادی اور حسرت و یاس کے ساتھ نکلنا پڑا اور اس شان سے نکلنا پڑا کہ بیچارے میاں محمود جو ساری دنیائے قادیانیت کے پیشوا اور خلیفہ تھا سادھوؤں کا بھیس اختیار کئے ہوئے تھا۔ دیکھئے المنبر ایضاً صفحہ 35)۔'' (منصف 24ء جنوری 2014)

جواب: یہ بات درست ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے پہلے اسی عزم کا اظہار کیا تھا کہ آپ قادیان کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جماعت کے نام اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

''مجھے بعض لوگ مشورہ دیتے ہیں کہ میں قادیان سے باہر چلا جاؤں۔ ان لوگوں کے اخلاص میں شُبہ نہیں لیکن میری جگہ قادیان ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں تفسیر کا کام اور کئی اور کام پڑے ہیں لیکن ان کاموں کے لئے خدا اور آدمی پیدا کر دے گا یا وہ مجھے قادیان میں ہی دشمن کے حملہ سے بچا لے گا۔ لیڈر کو اپنی جگہ نہیں چھوڑنی چاہئے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا اور ہمیں فتح دے گا۔''

(مکتوب سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 722)

لیکن جب بعد میں حالات نہایت خطرناک صورت اختیار کر گئے اور قادیان اور اس کے گردو نواح میں بھی فسادات کے شعلے بھڑکنے لگے اور مظلوم اور نہتے مسلمانوں کا قتل عام ہونے لگا حضرت مصلح موعودؓ کو یہ محسوس ہو گیا کہ دشمن دراصل اس نام نہاد تقسیم کی آڑ میں مشرقی پنجاب میں اسلام کی اس آخری آماجگاہ کو بھی نیست و نابود کر دینا چاہتا ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ حیرت انگیز فراست و ذہانت سے ان تشویشناک حالات کے ہولناک نتائج کا جائزہ لیا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس خواتین کو بسوں کے ذریعہ لاہور بھجوایا اور بالآخر جب خطرہ براہ راست قادیان کی آبادی پر منڈلانے لگا اور حالات لحظہ بلحظہ زیادہ خوفناک صورت اختیار کرنے لگے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جماعت احمدیہ کے سربرآوردہ اور ذمہ دار اصحاب کے مشورہ سے پاکستان ہجرت کر گئے۔

ہجرت کی وجوہات بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنے الوداعی پیغام میں فرماتے ہیں:

''میں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ قادیان و محلہ جات و دیہات ملحقہ قادیان و دیہات تحصیل بٹالہ و تحصیل گورداسپور کو اطلاع دیتا ہوں کہ متعدد دوستوں کے متواتر اصرار اور لمبے غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قیام امن کے اغراض کے لئے مجھے چند دنوں کے لئے لاہور ضرور جانا چاہئے کیونکہ قادیان سے بیرونی دنیا کے تعلقات منقطع ہیں اور ہم ہندوستان کی حکومت سے کوئی بھی بات نہیں کر سکتے حالانکہ ہمارا معاملہ اس سے ہے لیکن لاہور اور دہلی کے تعلقات ہیں تار اور فون بھی جا سکتا ہے ریل بھی جاتی ہے اور ہوائی جہاز بھی جا سکتا ہے ......ان حالات میں مَیں سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی جگہ جانا چاہئے جہاں سے دہلی و شملہ سے تعلقات آسانی سے قائم کئے جا سکیں اور ہندوستان کے وزراء اور مشرقی پنجاب کے وزراء پر اچھی طرح معاملہ کھولا جا سکے۔ اگر ایسا ہو گیا تو وہ زور سے ان فسادات کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

اسی طرح لاہور میں سکھ لیڈروں سے بھی بات چیت ہو سکتی ہے جہاں وہ ضرور آتے جاتے رہتے ہیں اور اس سے بھی فساد دور کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

ان امور کو مدنظر رکھ کر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں چند دن کے لئے لاہور جا کر کوشش کروں۔ شاید اللہ تعالیٰ میری کوششوں میں برکت ڈالے اور یہ شور و شر جو اس وقت پیدا ہو رہا ہے دور ہو جائے۔ میں نے اس امر کے مدنظر آپ لوگوں سے پوچھا تھا کہ ایسے وقت میں اگر میرا جانا عارضی طور پر زیادہ مفید ہو تو اس کا فیصلہ آپ لوگوں نے کرنا ہے یا میں نے، اگر آپ نے کرنا ہے تو آپ لوگ حکم دیں تو مَیں اسے مانوں گا لیکن میں ذمہ داری سے سبکدوش ہوں گا اور اگر فیصلہ میرے اختیار میں ہے تو پھر آپ کو حق نہ ہو گا کہ چون و چرا کریں۔ اس پر آپ سب لوگوں نے لکھا کہ فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے۔ سو میں نے چند دن کے لئے اپنی سکیم کے مطابق کوشش کرنے کا فیصلہ کیا ہے ......میرے سب لڑکے اور داماد اور دونوں بھائی اور بھتیجے قادیان میں ہی رہیں گے ......اے عزیزو! احمدیت کی آزمائش کا وقت اب آئے گا اور اب معلوم ہو گا کہ سچا مومن کون سا ہے۔ پس اپنے ایمانوں کا ایسا نمونہ دکھاؤ کہ پہلی قوموں کی گردنیں تمہارے سامنے جُھک جائیں اور آئندہ نسلیں تم پر فخر کریں۔'' (مکتوب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مورخہ 1947-8-30 مطبوعہ روزنامہ الفضل 8/جون 1948 صفحہ 3)

ان دونوں اقتباسات سے حضرت مصلح موعودؓ کی اس دلی تڑپ کا اندازہ ہوتا ہے جو آپ اپنی قوم کے لئے رکھتے تھے خصوصاً قیام امن کے لئے جو آپ کے دل میں تڑپ تھی وہ لاثانی ہے۔ لاہور جا کر آپ نے جی توڑ کوشش کی کہ کسی طرح یہ موجودہ فسادات ختم ہو جائیں اور امن و امان ہو جائے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے مضمون ''قادیان'' جو کہ اخبار الفضل مورخہ 7/اکتوبر 1947 میں شائع ہوا ہے میں فرماتے ہیں:

''میں نے پنڈت جواہر لعل نہرو سے باتیں کیں اور ان کو اس طرف توجہ دلائی ......احمدیہ جماعت کا وفد سردار بلدیو سنگھ صاحب سے بھی ملا اور انہوں نے بھی اصلاح کی ذمہ واری لی......احمدیہ جماعت کے وفد نے ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش صاحب سے کراچی میں ملاقات کی اور ان کو حالات بتائے......احمدیہ جماعت کا وفد اس عرصہ میں سردار سمپورن سنگھ صاحب ڈپٹی ہائی کمشنر ہندوستان یونین سے متعدد بار ملا......پھر ڈپٹی ہائی کمشنر کے مشورہ سے احمدیہ جماعت کا وفد جالندھر گیا اور ڈاکٹر بھارگوا صاحب اور سردار سورن سنگھ صاحب سے ملا اور چودھری لہری سنگھ صاحب سے ملا۔ ان لوگوں نے یقین دلایا کہ وہ احمدیہ جماعت کے مرکز کو ہندوستان یونین میں رہنے کو ایک اچھی بات سمجھتے ہیں۔ اچھی بات ہی نہیں بلکہ قابل فخر سمجھتے ہیں اور یہ کہ فوراً اس معاملہ میں دخل دیں گے۔ پھر اس بارے میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بھی متواتر تاریں دی گئیں۔ مسٹر گاندھی کو بھی متواتر تاریں دی گئیں۔ بہت سے ممالک سے ہندوستان یونین کے وزراء کو تاریں آئیں۔ انگلستان کے نومسلموں کا وفد مسٹر ہیفڈرسن سے جو ہندوستان کے معاملات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ملا ......اس عرصہ میں قادیان کے بہادر باشندے انسانوں کے ڈر کو دل سے نکال کر پولیس، ملٹری اور سکھ جتھوں کے مشترکہ حملوں کو برداشت کرتے چلے گئے۔ لیکن اس تمام لمبے زمانہ میں حکومت کی طرف سے کوئی قدم اصلاح کا نہیں اُٹھایا گیا۔''

حضرت مصلح موعودؓ اور جماعتی وفود کی ان ملاقاتوں کا ذکر اس وقت کے مشہور اخبارات مثلاً روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ انقلاب اور الفضل وغیرہ میں بھی ہوا اور انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی ان قیام امن کی کوششوں کو خوب سراہا۔

ان تمام کوششوں کے باوجود جب آپؓ نے دیکھا کہ فسادات ختم ہونے میں نہیں آرہے تو آپ نے احمدیوں کو صحیح سلامت پاکستان ہجرت کروانے کا انتظام فرمایا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سامنے صورت حال نہایت خطرناک تھی۔ سب سے پہلے قادیان کی حفاظت اور افراد جماعت احمدیہ کو صحیح سلامت پاکستان ہجرت کروانے اور ان کو وہاں بسانے کا مسئلہ تھا۔ دوسرے جماعت احمدیہ کو اس خطرناک اور تباہ کن مالی بحران سے نجات دلانا بھی ضروری تھا جس کی طرف حالات تیزی سے بہائے لئے جارہے تھے۔ وقت کا ایک اور اہم تقاضا یہ بھی تھا کہ پہلے ایک عبوری اور پھر جلد ہی ایک مستقل مرکز قائم کر کے پوری جماعت کو ازسرنو منظم اور مستحکم کیا جائے۔

یہ بھی خیال تھا کہ قادیان بھی افراد جماعت سے بالکل خالی نہ ہو جائے کیونکہ یہ وہ مقام تھا جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے، جہاں تمام مقامات مقدسہ اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مزار تھا۔ مختصر یہ کہ ایک ساکت و جامد جسم تھا جس کی رگوں میں زندگی کا تازہ خون ڈالنے اور قوت اور طاقت کی ایک نئی روح پھونکنے کی ضرورت تھی جو بظاہر ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ جیسا کہ آپؓ خود بیان فرماتے ہیں: ''یہاں پہنچ کر میں نے پورے طور پر محسوس کیا کہ میرے سامنے ایک درخت کو اُکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا نہیں بلکہ ایک باغ کو اُکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا ہے۔'' (الفضل 31/جولائی 1949 صفحہ 6)

چنانچہ سب سے پہلے آپ نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس خواتین جن میں حضرت اماں جانؓ بھی شامل تھیں کو پاکستان بھجوایا اور اس کے بعد آپ نے ہجرت کی۔ اور اس ہجرت کا اعلان آپ نے اپنے الوداعی پیغام کے ذریعہ کیا جو مورخہ 30 اگست 1947 کو قادیان کی تمام احمدی مساجد میں بعد نماز مغرب اور عشاء پڑھ کر سنایا گیا جس کا کچھ حصہ قارئین ملاحظہ کر چکے ہیں۔ قابل غور ہے کہ جس صورت میں آپ بقول معترض ''سادھو کے بھیس'' میں ہجرت کر رہے تھے (نعوذ باللہ) تو آپ اپنی اس ہجرت کا اس طرح اعلان کیوں کر کر سکتے تھے۔ سادھو کے بھیس میں نکلنے کا مطلب یہ تھا کہ جماعت کو بھی معلوم نہ ہوتا جبکہ آپ علی الاعلان ہجرت فرما رہے تھے۔ اور اگر آپ سادھو کے بھیس میں نکلے ہوتے تو کیا جماعت احمدیہ آپ سے بدظن نہ ہو جاتی۔ تعجب ہے معترض کی عقل پر کہ اعتراض بھی کیا تو ایسا کہ جسے کوئی عقل سلیم قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ معترض نے جس المنبر کے حوالے سے اعتراض کیا ہے کیا اس کا رپورٹر بھی وہاں موجود تھا جس نے یہ خبر المنبر کے ایڈیٹر کو دی۔ اور وہ بھی 1968 میں جبکہ جون 1948 میں اخبار الفضل میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہجرت کی تفصیل چھپ چکی ہے اور قریبی ہونے کے اعتبار سے وہ زیادہ قابل اعتماد سمجھی جائے گی۔

روزنامہ الفضل میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہجرت کی تفصیل کچھ یوں شائع ہوئی ہے، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

''جیسا کہ میں قادیان کی ڈائری میں شائع کر چکا ہوں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ 31/اگست 1947ء کو قادیان سے لاہور تشریف لائے تھے۔ آپ کیپٹن ملک عطاء اللہ صاحب آف دولمیال کی اسکورٹ میں قریباً ایک بجے احمدیہ چوک قادیان میں موٹر میں سوار ہوئے اور پھر سوا ایک بجے کوٹھی دارالسلام قادیان سے بذریعہ موٹر لاہور کی طرف روانہ ہو کر ساڑھے چار بجے کے قریب شیخ بشیر احمد صاحب امیر مقامی جماعت احمدیہ لاہور کے مکان پر بخیرو عافیت پہنچ گئے۔ کوٹھی دارالسلام میں حضور کو الوداع کہنے کے لئے خاکسار مرزا بشیر احمد اور عزیزی مرزا مبارک احمد اور مرزا منور احمد اور میاں عباس احمد خان جو حضور کے ساتھ ہی شہر سے کوٹھی دارالسلام آئے تھے اور ان کے ساتھ علاوہ عزیز مرزا ناصر احمد اور شائد ایک دو اور عزیز جو کوٹھی دارالسلام میں شامل ہوئے تھے موجود تھے۔ اور ہمارے خاندان کی خواتین میں سے اس وقت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث اور عزیزہ منصورہ بیگم سلمہا حضور کے ہمراہ تھیں۔''

(الفضل لاہور 8/جون 1948)

(جاری......)

(تنویر احمد ناصر)

☆......☆......☆

خطبہ جمعہ

اِس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے ہمیں دین کی اصل کو، اس کی بنیاد کو، اس کی حقیقی تعلیم کو خوبصورت کر کے دکھایا ہے اور بدعات اور غلط روایات کو دُور کرنے کی نصیحت فرمائی۔ پس اس زمانے میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اُسوۂ حسنہ کا حقیقی نمونہ ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ بھی مشعل راہ ہے

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں ہمارے بزرگ آباء اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں روایات پہنچائیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں بہت سے صحابہ موجود تھے اس لئے آپ نے صحابہ کو ان دنوں میں توجہ بھی دلائی، نصیحت بھی کی یا ان کے رشتہ داروں کو توجہ دلائی کہ یہ روایات جمع کریں کیونکہ یہی چیزیں آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نصیحت اور حقیقی تعلیم اور بعض مسائل کا حل پیش کرنے والی ہوں گی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت سے متعلق
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ بعض روایات اور ان سے لطیف استنباط کا تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تو ہر بات ہی علمی پہلو لئے ہوئے ہے جو ہمارے لئے ضروری ہے اور عملی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کیونکہ اس میں تربیت کے بہت سارے پہلو نکل آتے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات کی وضاحت ہو جاتی ہے، احادیث کی وضاحت ہو جاتی ہے اور اس سے ہمیں پھر فائدہ پہنچتا ہے۔ جو بھی احمدی اسے سنے گا، کسی کے ذریعہ سنے گا وہ فائدہ اٹھائے گا اور پھر یقیناً ان کو جمع کرنے والوں کے لئے دعائیں بھی کرے گا

جب میں نے صحابہ کا ذکر شروع کیا تھا تو کچھ لوگوں نے جو صحابہ کی اولاد میں سے ہیں خاندانی طور پہ ان کے خاندانوں میں جو روایات چل رہی ہیں وہ بھجوائی تھیں تو ان کو چاہئے کہ یہ روایات باقاعدہ لکھ کر دفتر ایڈیشنل وکالت تصنیف میں بھجوا دیں

حضرت مسیح موعودؑ کو ابتدا سے ہی اسلام کی ترقی کی ایک تڑپ تھی اور چاہتے تھے کہ مسلمان اپنی عملی حالت درست کریں اور عملی حالت درست کرنے کے لئے سب سے ضروری چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینا ہے، نمازیں پڑھنا ہے۔ اس لئے آپ نے قادیان کے رہنے والے جو مسلمان تھے ان کے لئے ایک انتظام فرمایا کہ وہ مسجد میں آ کر نماز پڑھا کریں

مسجدیں تو اب ہماری اللہ کے فضل سے دنیا میں ہر جگہ بن رہی ہیں احمدی اپنی مساجد کو آباد کرنے کی کوشش کریں

مکرم الحاج یعقوب باوَبنگ صاحب آف گھانا اور مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18/ستمبر 2015ء بمطابق 18 تبوک 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے ہمیں دین کی اصل کو، اس کی بنیاد کو، اس کی حقیقی تعلیم کو خوبصورت کر کے دکھایا ہے اور بدعات اور غلط روایات کو دُور کرنے کی نصیحت فرمائی۔ پس اس زمانے میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اُسوۂ حسنہ کا حقیقی نمونہ ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ بھی مشعل راہ ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں ہمارے بزرگ آباء اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں روایات پہنچائیں۔ پرانے احمدیوں میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنے بزرگوں سے بعض واقعات اور روایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں براہ راست سنی ہوں گی۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا اور آپ علیہ السلام کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ تو بہرحال ان روایات کی اہمیت ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی ہے اور اپنے انداز کے مطابق ان باتوں سے جو بظاہر چھوٹی چھوٹی ہیں بہت سی نصیحت کی اور اسلام کی بنیادی تعلیم کی باتیں اخذ کی ہیں وہ اس وقت مَیں پیش کروں گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں بہت سے صحابہ موجود تھے اس لئے آپ نے صحابہ کو ان دنوں میں توجہ بھی دلائی، نصیحت بھی کی یا ان کے رشتہ داروں کو توجہ دلائی کہ یہ روایات جمع کریں کیونکہ یہی چیزیں آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نصیحت اور حقیقی تعلیم اور بعض مسائل کا حل پیش کرنے والی ہوں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مصلح موعودؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

ایک بات جس کی طرف مَیں نے اس سال جماعت کو خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔ (جب یہ بات آپ فرما رہے ہیں) اور وہ اتنی اہم ہے (اس کی ساری بیک گراؤنڈ یہ ہے کہ ایک زمانے میں جماعت میں فتنہ اٹھا اس فتنے کو آپ بیان فرما رہے ہیں کہ کس طرح ہمیں روکنا چاہئے اور ہر چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہمیں پہنچتی ہے وہ ہمارے لئے مددگار ہوتی ہے ہمیں بہت سارے فتنوں سے بچانے والی ہوتی ہے اور بہت سی برائیوں سے روکنے والی ہوتی ہے۔ تو بہرحال آپ فرماتے ہیں) کہ جتنی بار اس کی اہمیت کی طرف جماعت کو متوجہ کیا جائے کم ہے اور وہ بات یہ ہے کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور آپ کے کلمات صحابہ سے جمع کرائے جائیں۔ فرماتے ہیں کہ ہر شخص جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک چھوٹی سے چھوٹی بات بھی یاد ہو اس کا اس بات کو چھپا کر رکھنا اور دوسرے کو نہ بتانا یہ ایک قومی خیانت ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں مگر کئی چھوٹی باتیں نتائج کے لحاظ سے بہت اہم ہوتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں اب یہ کتنی چھوٹی سی بات ہے جو حدیثوں میں آتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دفعہ کدّو پکا۔ (ترکاری جو کدّو کی ہے۔) تو آپ نے بہت شوق سے اس سالن میں سے کدّو کے ٹکڑے نکال نکال کے کھانے شروع کئے یہاں تک کہ شوربے میں کدّو کا کوئی ٹکڑا نہ رہا اور آپؐ نے فرمایا کہ کدّو بڑی اعلیٰ چیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ ممکن ہے کئی احمدی بھی سن کر یہ کہہ دیں کہ کدّو کے ذکر کی کیا ضرورت تھی (اور آجکل بعض پڑھے لکھے بھی زیادہ بنتے ہیں ان کو ان باتوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی یا وہ سمجھتے ہیں کہ معمولی بات ہے) مگر اس چھوٹی سی بات سے اسلام کو کتنا بڑا فائدہ پہنچا۔

ہم آج اپنے زمانے میں ان خرابیوں کا اندازہ نہیں کر سکتے جو مسلمانوں میں رائج ہوئیں مگر ایک زمانہ اسلام پر ایسا آیا ہے جب ہندوستان میں ہندو تمدن نے مسلمانوں پر اثر ڈالا اور اس اثر کی وجہ سے وہ اس خیال میں مبتلا ہو گئے کہ نیک لوگ وہ ہوتے ہیں جو گندی چیزیں کھائیں۔ (جو اچھی چیز نہ کھائیں، جو اعلیٰ قسم کی غذا نہ کھائیں، نیکی کا معیار یہ ہے۔ کیونکہ یہی فقیروں اور جوگیوں کا شیوہ ہے۔) اور جب بھی وہ کسی کو عمدہ کھانا کھاتے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ کس طرح کہلا سکتا ہے۔ (یعنی کہ تصور ہی نہیں کہ کوئی بزرگ کہلائے اور پھر اچھا کھانا بھی کھا سکے۔)

آپ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ مسجد اقصیٰ میں درس دے کر واپس اپنے گھر تشریف لے جا رہے تھے کہ جب آپ وہاں پہنچے (اُس زمانے میں جو اُس وقت کا قادیان ہے) جہاں نظارتوں کے دفاتر ہوتے تھے تو کہتے ہیں وہاں حضرت خلیفہ اول کو وہاں کے رہنے والے ایک ڈپٹی صاحب ملے جو ریٹائرڈ تھے اور ہندو تھے۔ انہوں نے کسی سے سن لیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پلاؤ کھاتے ہیں اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ یعنی مستقل نہیں جب بھی مل جائے، میسّر ہو، جب پکا ہو تو کھاتے ہیں اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ وہ ہندو اس وقت اپنے مکان کے باہر بیٹھا تھا۔ حضرت خلیفہ اول کو دیکھ کر کہنے لگا کہ مولوی صاحب! ایک بات پوچھنی ہے۔ مولوی صاحب نے (حضرت خلیفہ اول نے) فرمایا کہ فرماؤ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا جی بادام روغن اور پلاؤ کھانا جائز ہے؟ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ ہمارے مذہب میں یہ چیزیں کھانی جائز ہیں۔ (ہمیں تو کوئی روک نہیں۔) وہ پنجابی میں کہنے لگا کہ میرا مطلب یہ ہے کہ

یہ فقراں نوں بھی کھانی جائز اے۔ یعنی فقرے جو ہیں، فقیر لوگ جو ہیں، اللہ کی طرف لَو لگانے والے لوگ ہیں ان کے لئے بھی کھانی جائز ہے؟ جو بزرگ ہوتے ہیں کیا ان کے لئے بھی یا جن کو بزرگ کہا جاتا ہے ان کے لئے بھی کھانی جائز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہمارے مذہب میں تو فقیروں کے لئے ان سب کے لئے جائز ہے جو بھی بزرگ کہلانے والے ہیں۔ کہنے لگا اچھا جی۔ اور یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں دیکھو اس شخص کو بڑا اعتراض یہی سوجھا کہ حضرت مرزا صاحب مسیح اور مہدی کس طرح ہو سکتے ہیں جب وہ پلاؤ کھاتے ہیں اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اگر صحابہ کا بھی ویسا ہی علمی مذاق ہوتا جیسے آجکل احمدیوں کا ہے اور وہ کدّو کا ذکر حدیثوں میں نہ کرتے تو کتنی اہم بات ہاتھ سے جاتی رہتی۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جمعہ کے دن اچھا سا جُبّہ پہن کر مسجد میں آئے۔ اب اگر کوئی شخص ایسا پیدا ہو جو یہ کہے کہ اچھے کپڑے نہ پہننا فقروں کی علامت ہے، (بزرگوں کی علامت ہے، نیکوں کی علامت ہے) تو ہم اسے اس حدیث کا حوالہ دے کر بتا سکتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہایت تعہّد سے صفائی کرتے اور اعلیٰ اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے بلکہ آپ صفائی کا اتنا تعہّد رکھتے، (اتنی پابندی فرماتے) کہ بعض صوفیاء نے جیسے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی گزرے ہیں یہ طریق اختیار کیا ہؤا تھا کہ وہ ہر روز نیا جوڑا کپڑوں کا پہنتے تھے خواہ وہ دُھلا ہوا ہوتا اور خواہ بالکل نیا ہوتا۔

اب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طبیعت میں بہت سادگی تھی، (بہت ساری باتوں کا ان کو خیال نہیں رہتا تھا) اور کام کی کثرت بھی رہتی تھی۔ اس لئے بعض دفعہ جمعہ کے دن آپ کپڑے بدلنا اور غسل کرنا بھول جاتے تھے اور انہی کپڑوں میں جو آپ نے پہنے ہوئے ہوتے تھے جمعہ پڑھنے چلے جاتے تھے۔ (اب یہ سادگی تھی۔ یہ کوئی اظہار نہیں تھا کہ ضرور فقیروں کا لباس ہونا چاہئے یا بزرگ کہلانے کے لئے ضروری ہے کہ لباس نہ بدلا جائے بلکہ کام کی زیادتی کی وجہ سے خیال نہیں رہتا تھا تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میں نے جب آپ سے بخاری پڑھنی شروع کی تو ایک دن جبکہ میں بخاری پڑھنے کے لئے آپ کی طرف جا رہا تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھ لیا اور فرمایا کہاں جاتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب سے بخاری پڑھنے جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک سوال میری طرف سے بھی مولوی صاحب سے کر دینا اور پوچھنا کہ کہیں بخاری میں یہ بھی آیا ہے کہ جمعہ کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے اور نئے کپڑے پہنتے تھے۔ لیکن اب ہمارے زمانے میں صوفیت کے یہ معنی کر لئے گئے ہیں کہ انسان پراگندہ رہے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) اس بات کا اگر وزن بنایا جائے تو یوں بنے گا کہ جتنا گندہ اتنا ہی خدا کا بندہ۔ حالانکہ انسان جتنا پراگندہ ہو اتنا ہی خدا تعالیٰ سے دُور ہوتا ہے۔ اسی لئے ہماری شریعت نے بہت سے مواقع پر غسل واجب کیا ہے اور خوشبو لگانے کی ہدایت کی ہے اور بدبودار چیزیں کھا کر مجالس میں آنے کی ممانعت کی ہے۔ (مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔) غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی سے دنیا فائدہ اٹھاتی چلی آئی اور اٹھاتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سے بھی دنیا فائدہ اٹھائے گی اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو جمع کر دیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہوں مگر مجھے سوائے اس کے اور کوئی بات یاد نہیں کہ ایک دن جبکہ میں چھوٹا سا تھا میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ لیا اور آپ سے مصافحہ کیا اور تھوڑی دیر تک مَیں آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے برابر کھڑا رہا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہاتھ چھڑا کر کسی اور کام میں مشغول ہو گئے۔ اب بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے مگر بعد میں انہی چھوٹے چھوٹے واقعات سے بڑے بڑے اہم نتائج اخذ کئے جائیں گے۔ مثلاً یہی واقعہ لے لو۔ اس سے ایک بات یہ ثابت ہو گی کہ چھوٹے بچوں کو بھی بزرگوں کی مجالس میں لانا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں لوگ اپنے بچوں کو بھی آپ کی مجالس میں لاتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ آئندہ کسی زمانے میں ایسے لوگ بھی پیدا ہو جائیں جو کہیں کہ بچوں کو بزرگوں کی مجالس میں لانے کا کیا فائدہ ہے۔ ان مجالس میں صرف بڑوں کو شامل ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب فلسفہ آتا ہے تو ایسی بہت سی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ کہنا شروع کر دیا جاتا ہے کہ بچوں نے کیا کرنا ہے۔ پس جب بھی ایسا خیال پیدا ہو گا یہ روایت ان کے خیال کو باطل کر دے گی۔ اور پھر اس کی مزید تائید اس طرح ہو جائے گی کہ حدیثوں میں لکھا ہؤا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں بھی صحابہ اپنے بچوں کو لاتے تھے۔ اسی طرح اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی کام ہو تو اپنا ہاتھ چھڑا کر کام میں مشغول ہو جانا چاہئے کیونکہ اس میں یہ ذکر ہے کہ جب اس بچے نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور تھوڑی دیر تک پکڑے رکھا تو آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ کر الگ کر لیا۔ آج یہ بات معمولی دکھائی دیتی ہے لیکن ممکن ہے کسی زمانے میں لوگ سمجھنے لگ جائیں کہ بزرگ وہ ہوتا ہے جس کا ہاتھ اگر کوئی پکڑے تو پھر وہ چھڑائے نہیں بلکہ جب تک دوسرا اپنے ہاتھ میں اس کا ہاتھ لئے رکھے وہ خاموش کھڑا رہے۔ ایسے زمانے میں یہ روایت لوگوں کے خیال کی تردید کر سکتی ہے اور بتا سکتی ہے کہ یہ لغو کام ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی کام کرنا ہو تو اگر کسی نے پکڑا ہوا ہے چاہے وہ بچہ ہی ہو تو محبت سے دوسرے کا ہاتھ الگ کر دینا چاہئے۔ اس قسم کے کئی مسائل ہیں جو ان روایات سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ آج ہم ان باتوں کی اہمیت نہیں سمجھتے (یہ اس زمانے کی بات ہے جب صحابہ زندہ تھے اس وقت آپ ان کو فرما رہے ہیں) مگر جب احمدی فقہ، احمدی تصوّف اور احمدی فلسفہ بنے گا تو اس وقت یہ معمولی نظر آنے والی باتیں اہم حوالے قرار پائیں گی اور آج بھی ان کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ اور بڑے بڑے فلسفی جب ان واقعات کو پڑھیں گے تو کود پڑیں گے (یعنی حیرانی اور خوشی سے اچھل پڑیں گے) اور کہیں گے کہ خدا اس روایت کو بیان کرنے والے کو جزائے خیر دے کہ اس نے ہماری ایک پیچیدہ گتھی سلجھا دی۔ (جب ایسے مسائل سامنے آئیں گے، ایسے واقعات سامنے آئیں گے جن سے مسائل حل ہوتے ہوں تو وہ فلسفی جن کو دین سے تعلق ہے، وہ بجائے اِدھر اُدھر دیکھنے کے اس روایت بیان کرنے والے کو دعا دیں گے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔) یہ ایسا ہی واقعہ ہے جیسے اب ہم حدیثوں میں پڑھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ سجدے میں گئے تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس وقت چھوٹے بچے تھے آپ کی گردن پر لاتیں لٹکا کر بیٹھ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک سر نہ اٹھایا جب تک کہ وہ خود بخود الگ نہ ہو گئے۔ اب اگر کوئی اس قسم کی حرکت کرے تو ممکن ہے بعض لوگ اسے بے دین قرار دے دیں اور کہیں کہ اسے خدا کی عبادت کا خیال نہیں، اپنے بچے کے احساسات کا خیال ہے۔ مگر ایسا شخص جب بھی یہ واقعہ پڑھے گا اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کا خیال غلط ہے اور وہ چُپ کر جائے گا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال سامنے ہے۔) گو ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو پھر بھی خاموش نہ رہ سکیں۔ چنانچہ ایک پٹھان کا قصہ ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے قدوری میں یہ پڑھا (یہ واقعات کی ایک کتاب ہے) کہ حرکت صغیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (یہ جو اس قسم کی حرکتیں ہوتی ہیں۔ کوئی چھوٹی حرکت بھی ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے) اس کے بعد وہ حدیث پڑھنے لگا۔ (یہ واقعہ پڑھنے کے بعد پھر اس نے حدیث پڑھی اور اس میں یہ حدیث آ گئی) کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ جب نماز پڑھی تو اپنے ایک بچے کو اٹھا لیا۔ جب رکوع اور سجدہ میں جاتے تو اسے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔ وہ یہ حدیث پڑھتے ہی کہنے لگا۔ اس طرح تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ٹوٹ گئی۔ کیونکہ قدوری میں لکھا ہے کہ حرکت صغیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ گویا ان کے نزدیک شریعت بنانے والا کنز (مراد کنز العمال) یا قدوری کا مصنف تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھے۔ تو ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں کہ باوجود واضح مسئلے کے اسے ماننے سے انکار کر دیں مگر ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ پس اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ (نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں) کہ تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس بات کا علم ہے وہ چھوٹی سی ہے بلکہ خواہ کس قدر چھوٹی بات ہو بتا دینی چاہئے۔ خواہ اتنی ہی بات ہو کہ میں نے دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چلتے چلتے گھاس پر بیٹھ گئے کیونکہ ان باتوں سے بھی بعد میں اہم نتائج اخذ کئے جائیں گے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک دفعہ بعض دوستوں سمیت باغ میں گئے اور آپ نے فرمایا آؤ بے دانہ کھائیں (جو شہتوت کی ایک قسم ہے) چنانچہ بعض دوستوں نے چادر بچھائی اور آپ نے درخت جھڑوائے اور پھر سب ایک جگہ بیٹھ گئے اور انہوں نے بے دانہ کھایا۔ اب کئی لوگ بعد میں ایسے آئیں گے جو کہیں گے کہ نیکی اور تصوّف یہی ہے کہ طیّب چیزیں نہ کھائی جائیں۔ ایسے آدمیوں کو ہم بتا سکتے ہیں کہ تمہاری یہ بات بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو بے دانہ جھڑوا کر کھایا تھا۔ یا بعد میں جب بڑے بڑے متکبر حاکم آئیں گے اور وہ دوسروں کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر کچھ کھانے میں ہتک محسوس کریں گے تو ان کے سامنے ہم یہ پیش کر سکیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو بے تکلّفی کے ساتھ اپنے دوستوں سے مل کر کھایا پیا کرتے تھے۔ تم کون ہو جو اس میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہو۔ تو بعض باتیں گو چھوٹی ہوتی ہیں مگر ان سے آئندہ زمانوں میں بڑے اہم مذہبی، سیاسی اور تمدّنی مسائل حل ہوتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ پس جن دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل دیکھنے یا آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا ہوا نہیں چاہئے کہ وہ ہر بات خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی لکھ کر (خوب) محفوظ کر دیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لباس کی طرز یاد ہے تو وہ بھی لکھ کر بھیج دے۔

(ماخوذ از مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر، انوار العلوم جلد 14 صفحہ 552 تا 556)

آپ نے اس زمانے میں فرمایا اور اس کے بعد پھر صحابہ نے اپنی روایات جمع بھی کرنی شروع کیں، لکھوانی شروع کیں اور صحابہ کی روایات، واقعات کے بہت سارے رجسٹر بن چکے ہیں۔ ان کو ایک دفعہ مَیں بیان بھی کر چکا ہوں۔ پہلے تو یہ ہاتھ سے لکھے گئے تھے اب نئے سرے سے کمپوز کئے جا رہے ہیں تا کہ اگر کتابی صورت میں شائع کرنے ہوں تو شائع بھی ہو جائیں۔ اور بہت سارے ایسے ہیں کہ اگر تضاد نہیں تو دوسرے حوالوں سے بعض دفعہ پوری طرح ملتے نہیں۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اور روایات ان کی روایات کی نسبت زیادہ واضح ہیں تو ان کو نئے کمپوز کرتے وقت چھوڑا بھی گیا ہے۔ لیکن چھوٹی چھوٹی باتیں بہت ساری سامنے آ جاتی ہیں۔ بعض کمپوز کرنے والے ہمارے علماء بھی ایسے ہیں جو بعض باتوں کی سفارش کر کے بھجوا دیتے ہیں کہ ان کو رکھنے کی ضرورت نہیں، اس سے تو یہ اثر پڑ سکتا ہے اور وہ اثر پڑ سکتا ہے۔ جب مَیں خود ان کو پڑھتا ہوں تو کئی روایات میں نے دیکھی ہیں کہ ان علماء کی بلاوجہ کی احتیاط ہے۔ ان روایات کو آنا چاہئے۔ بہرحال یہ روایات جمع ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے سامنے کسی وقت میں پیش بھی ہو جائیں گی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ان روایات سے ایک فائدہ یہ ہو گا کہ اگر آئندہ کسی زمانے میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو کہیں (مثلاً ایک اور چھوٹی سی بات ہے) کہ ننگے سر رہنا چاہئے تو ان کے خیالات کا ازالہ ہو سکے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں موجود ہیں۔ (اب ننگے سر رہنا بھی ایک چھوٹی سی بات ہے۔ عام لوگ بعض دفعہ نمازیں وغیرہ ننگے سر پڑھ لیتے ہیں تو ان روایات سے اس طرف بھی توجہ ہو جاتی ہے کیونکہ بہت سارے واقعات ایسے بھی ہیں جس میں مسجد کے آداب، نماز کے آداب، بڑی مجالس میں بیٹھنے کے آداب کا ذکر ہوتا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں موجود ہیں) اور آپ ہی شارع نبی ہیں۔ (یعنی شریعت جاری کرنے والے آپؐ ہی ہیں۔) مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ قریب کے ماموری کی باتیں شارع نبی کی باتوں کی مصدّق سمجھی جاتی ہیں۔ (ان کی تصدیق کرنے والی ہوتی ہیں۔) آجکل یہ کہا جاتا ہے کہ جن فقہ کی باتوں پر امام ابوحنیفہ نے عمل کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہیں۔ اسی طرح آئندہ زمانے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جن حدیثوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عمل سے سچا قرار دیا ہے انہی کو لوگ سچی حدیثیں سمجھیں گے اور جن حدیثوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضعی قرار دیا ہے (یعنی خود بنائی گئی ہیں یا ان کی صحت نہیں ہے) ان حدیثوں کو لوگ بھی جھوٹا سمجھیں گے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ باتیں بھی ایسی ہی اہم ہیں جیسی حدیثیں کیونکہ یہ باتیں حدیثوں کا صدق یا کذب معلوم کرنے کا ایک معیار ہوں گی۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ان روایات میں بیشک بعض ایسی باتیں بھی ہو سکتی ہیں جنہیں اس زمانے میں (یعنی ان کا جو دور تھا حضرت مصلح موعود کے وقت میں یا اس وقت) شائع کرنا مناسب نہ ہو مگر انہیں بہرحال محفوظ کر لیا جائے یا بعض ایسی روایات ہیں جنہیں آج بھی شاید پرنٹ نہ کیا جائے، شائع نہ کیا جائے لیکن جو روایات صحابہ سے ہمیں مل رہی ہیں محفوظ بہرحال ہونی چاہئیں اور بعد میں جب مناسب موقع ہوا نہیں شائع کر دیا جائے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کو یہ الہام ہوا تھا کہ ’’سلطنت برطانیہ تا ہشت سال۔ بعد ازاں ایّام ضعف واختلال‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ مگر یہ الہام اس وقت شائع نہ کیا گیا بلکہ ایک عرصے کے بعد شائع کیا گیا۔ اب بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اس میں ملکہ وکٹوریہ کی وفات کے بعد کا ذکر ہے۔ اس کے بعض اور پہلو بھی لئے جاسکتے ہیں۔ دنیا میں سلطنت برطانیہ جس طرح پھیلی ہوئی تھی وہ پھر آہستہ آہستہ کمزور بھی ہوتی چلی گئی اور یہ نہیں کہ ایک دم ہوگئی بلکہ اس کمزوری کو ایک وقت اور عرصہ لگتا ہے تو اس کے آثار شروع ہو گئے۔ بہرحال جو بھی تھا یہ ایک الہام تھا اس کی مختلف توجیہیں کی جاسکتی ہیں۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ ایسے واقعات کو ریکارڈ میں لے آیا جائے مگر شائع اس وقت کیا جائے جب خطرے کا وقت گزر جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ اس کام کو مکمل کرلیا جائے۔ اور اللہ کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا ان روایات کو صحیح رنگ میں مکمل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اسی ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ امام بخاری کی آج دنیا میں کتنی بڑی عزت ہے مگر یہ عزت اس لئے ہے کہ انہوں نے دوسروں سے روایات جمع کی ہیں۔ (اس لئے جو صحابہ کی اولاد ہے اگر ان کے پاس روایات ہوں تو انہیں ان کو بھی آگے دینا چاہئے۔ اگر ان کی صحت باقی روایات سے ثابت ہوگئی تو ان کو بھی اس میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض روایات رجسٹر میں مکمل نہ آئی ہوں اور صحابہ کے خاندانوں میں یہ روایات چل رہی ہوں تو وہ لکھ کے بھجوا سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے یہ بھی فرمایا اور یہ صحیح بھی ہے، حقیقت ہے کہ یہ روایات بیان کرنے والوں کے لئے ایک زمانے میں دعائیں کی جائیں گی کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے کیونکہ انہوں نے بہت سارے مسائل حل کر دیئے۔) آپ فرماتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ قدرتی طور پر ایسے مواقع پر از خود دعا کے لئے جوش پیدا ہوجاتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں کل ہی کلید قرآن سے ایک حوالہ نکالنے لگا۔ (آیت نکالنی تھی) تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ آیت دیر سے ملے گی۔ مگر اس کلید قرآن سے مجھے فوراً آیت مل گئی۔ کہتے ہیں جس پر میں نے دیکھا کہ لاشعوری طور پر میں دو تین منٹ نہایت خلوص سے اس کے مرتب کرنے والے کے لئے دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے مدارج بلند کرے کہ اس کی محنت کی وجہ سے آج مجھے یہ آیت اتنی جلدی مل گئی ہے۔

(ماخوذ از مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر، انوار العلوم جلد 14 صفحہ 556 تا 558)

اب یہ چیزیں بڑی آسان ہوگئی ہیں۔ اب تو لٹریچر کمپیوٹر میں مل جاتا ہے۔ آجکل تو اور بھی زیادہ آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ تو جنہوں نے ان پروگراموں کو بنا کر کمپیوٹر میں ڈالا ہے ان کے لئے بھی دعائیں ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تو ہر بات ہی علمی پہلو لئے ہوئے ہے جو ہمارے لئے ضروری ہے اور عملی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کیونکہ اس میں تربیت کے بہت سارے پہلو نکل آتے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات کی وضاحت ہوجاتی ہے، احادیث کی وضاحت ہوجاتی ہے اور اس سے ہمیں پھر فائدہ پہنچتا ہے۔ جو بھی احمدی اسے سنے گا، کسی کے ذریعہ سنے گا وہ فائدہ اٹھائے گا اور پھر یقیناً ان کو جمع کرنے والوں کے لئے دعائیں بھی کرے گا۔ پس یہ ایک بڑی اہم چیز ہے لیکن بعض دفعہ انسان اس پر پوری توجہ نہیں دیتا۔

مجھے یاد ہے جب میں نے صحابہ کا ذکر شروع کیا تھا تو کچھ لوگوں نے جو صحابہ کی اولاد میں سے ہیں خاندانی طور پہ ان کے خاندانوں میں جو روایات چل رہی ہیں وہ بھجوائی تھیں۔ ان کو چاہئے کہ یہ روایات باقاعدہ لکھ کر دفتر ایڈیشنل وکالت تصنیف میں بھجوادیں۔ پھر اگر انہوں نے بھیجنی ہوں گی تو روایات کی جو متعلقہ کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ ان کو بھجوادیں گے۔ ایک اور واقعہ میں اس وقت بیان کرتا ہوں جو آج بھی بعض سوال اٹھانے والوں کا جواب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتدا سے ہی اسلام کی ترقی کی ایک تڑپ تھی اور چاہتے تھے کہ مسلمان اپنی عملی حالت درست کریں اور عملی حالت درست کرنے کے لئے سب سے ضروری چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینا ہے، نمازیں پڑھنا ہے۔ اس لئے آپ نے قادیان کے رہنے والے جو مسلمان تھے ان کے لئے ایک انتظام فرمایا کہ وہ مسجد میں آکر نماز پڑھا کریں۔ اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ غیر احمدیوں کو جواب دیتے ہوئے جو یہ کہا کرتے تھے، اُس وقت بھی الزام لگاتے تھے اور آج بھی الزام لگاتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نئی شریعت لے آئے تو ان کو حضرت مصلح موعودؓ جواب دے رہے ہیں کہ ’’حضرت مرزا صاحب یعنی مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ احمدیہ کے قیام سے پہلے یہاں کے لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر کہ وہ نماز کی طرف توجہ نہیں کرتے خود آدمی بھیج بھیج کر ان کو مسجد میں بلوانا شروع کیا۔ (اب مسلمانوں میں اعتراض کرنے والے تو ہیں لیکن آج بھی اور ہمیشہ سے یہ اکثریت کی حالت ہے کہ نماز کی طرف توجہ کم ہے تو آدمی بھیج کر لوگوں کو بلوانا شروع کیا۔) تو لوگوں نے یہ عذر کرنا شروع کر دیا (کیونکہ زیادہ تر زمیندار پیشہ تھے، غریب لوگ تھے) کہ نمازیں پڑھنا امراء کا کام ہے۔ (امیروں کا کام ہے، ہمارا نہیں۔) ہم غریب لوگ کمائیں یا نمازیں پڑھیں۔ (مزدوری کریں یا پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے رہیں گے۔) کہتے ہیں کہ اگر نہ کریں گے تو بھوکے رہیں گے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ انتظام کیا کہ ٹھیک ہے تم نماز پڑھنے آیا کرو ایک وقت کا کھانا تمہیں مل جایا کرے گا۔ چنانچہ اس اعلان کے بعد چند دن کھانے کی خاطر پچیس تیس آدمی مسجد میں نماز کے لئے آجایا کرتے تھے مگر آخر میں سست ہو گئے اور صرف مغرب کے وقت جس وقت کھانا تقسیم ہوتا تھا، اس وقت آجاتے تھے۔ آخر پھر یہ سلسلہ بند کرنا پڑا۔

آپ فرماتے ہیں کہ اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ شوق تھا۔ کس لئے؟ کہ تا کہ اسلام کی حقیقی تصویر نظر آئے اور آپ کے اس شوق کو دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ نے آپ کی مراد پوری کردی اور اِس وقت (جب آپ یہ ذکر کررہے ہیں فرماتے ہیں کہ) قادیان میں اب چار مسجدیں ہیں اور دو تو بہت عالیشان مساجد ہیں اور پانچوں وقت یہاں نماز ہوتی ہے اور نماز سے پُر رہتی ہیں۔‘‘

(ماخوذ از قادیان کے غیر از جماعت احباب کے نام پیغام، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 76)

پس اس بات کو ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تڑپ تھی کہ اپنے دعویٰ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی بار بار اس طرف توجہ دلائی کہ نمازوں کی طرف آؤ۔ باجماعت نمازیں پڑھو۔ مسجدیں آباد کرو۔ مسجدیں تو اب ہماری اللہ کے فضل سے دنیا میں ہر جگہ بن رہی ہیں لیکن ان کی آبادی کی طرف جس طرح توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہے۔ بعض جگہ سے شکایات آتی ہیں۔ بلکہ ربوہ میں، قادیان میں، پاکستان کی مختلف مساجد میں وہاں کے رہنے والے جو احمدی ہیں ان کو چاہئے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں جو احمدی ہیں اپنی مساجد کو آباد کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے اس اعتراض کا بھی جواب یہاں مل جاتا ہے، بعض لوگ کہہ دیتے ہیں، مجھے بھی لکھتے ہیں کہ مساجد میں نوجوانوں کو لانے کے لئے وہاں انہوں نے کھیلوں کا انتظام کر دیا ہے کہ لڑکے شام کو آئیں اور کھیلیں اور گویا کہ کھیل کا لالچ دے کر نماز پڑھائی جاتی ہے۔ تو یہ تو کوئی ایسی بات نہیں۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ بعض فنکشنز پر کھانے کے انتظامات ہوتے ہیں تو لوگ اس لئے فنکشنز پہ آتے ہیں یا نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں کہ کھانا کھاتے ہیں۔ یہ تو ایک بدظنی ہے جو بعض لوگ کرتے ہیں۔ لیکن بہرحال مساجد کے ساتھ جہاں ہال بنائے گئے یا بعض مربیان، مبلغین جو خود نوجوان ہیں اور کھیلنے والے ہیں انہوں نے گراؤنڈز میں کھیلنا شروع کیا، نوجوانوں کو اکٹھا کرنا شروع کیا۔ تو اس سے ایک فائدہ بہرحال ہو رہا ہے کہ اس وقت سے مساجد کم از کم ایک دو نمازوں کے لئے مساجد آباد ہوتی ہیں۔ اور اس سے نوجوانوں کی توجہ بھی پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ کہنا کہ یہ کوئی جرم ہے کہ مساجد کے ساتھ کھیلوں کے ہال کیوں بنالئے گئے یا مساجد میں لانے کے لئے اور بعض فنکشنوں پہ لانے کے لئے کھانے کے انتظام کیوں کئے گئے یہ غلط اعتراض ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل سے ثابت ہے کہ اس طرح ہوسکتا ہے اور ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

اب نمازوں کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ایک الحاج یعقوب باؤبنگ صاحب آف غانا کا ہے جو 30؍اگست 2015ء کو انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ایک اندازے کے مطابق ان کی عمر سو سال سے زیادہ تھی۔ ان کا تعلق گھانا کے وسطی ریجن سے تھا اور آپ کے دادا جو تھے یہ عیسائی تھے لیکن انہوں نے دوسری شادی کرلی۔ جب دوسری شادی کرلی تو پرسبیٹیرین چرچ (Presbyterian Church) نے ان کو چرچ سے نکال دیا۔ اس بات پہ پھر انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور موحّد بن کے اللہ تعالیٰ کی عبادت شروع کردی۔ بعد میں یہ احمدی بھی ہوگئے۔ پھر الحاج یعقوب صاحب کے دادا نے، ان کا نام ابراہیم اودوپو تھا، حج پر جانے کے لئے پیسے جمع کئے۔ اس زمانے میں جب پیسے جمع کئے تو یہ احمدی تھے۔ جب وہ سالٹ پانڈ (Saltpond) پہنچے تو وہاں مشنری انچارج نے انہیں تحریک کی کہ آجکل ہیڈکوارٹر کی تعمیر ہورہی ہے اس کے لئے ہم چندہ جمع کررہے ہیں تو انہوں نے وہ رقم جو جمع کی تھی وہ مسجد کی تعمیر اور ہیڈکوارٹر کی تعمیر کے لئے دے دی۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنی زندگی دی کہ لمبے عرصے کے بعد پھر انہوں نے اپنے پوتے کو اپنے خرچ پر حج کروایا۔ الحاج یعقوب صاحب بھی بہت مخلص اور محنتی اور قربانی کی روح رکھنے والے تھے۔ جب مولوی عبدالوہاب آدم صاحب گھانا کے امیر منتخب ہوئے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کو وہاں بھجوایا تو آپ نے گھانا مشن کی تبلیغ کو تیز کرنے کی ہدایت بھی فرمائی تھی۔ الحاج یعقوب صاحب نے اس وقت داعیان الی اللہ کے لئے ایک گاڑی پیش کی جس کے اوپر لکھا ہوا ہوتا تھا Ahmadiyya Muslim Preacher Association۔ اور پھر انہوں نے اس کے ذریعہ سے بہت سارے تبلیغی پروگرام کئے۔ پھر ان کی یہ بھی خوبی تھی کہ جہاں ایک جماعت بنتی، نومبایعین جمع ہوجاتے تو آپ وہاں اپنے خرچ پر مسجد بنواتے۔ اور واقفین اور مبلغین کی بہبود کا بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ آپ کے دو بیٹے بھی وقف زندگی ہیں۔ ایک مرکزی مبلغ ہیں ابراہیم بن یعقوب صاحب جو ٹرینیڈاڈ میں ہمارے مشنری انچارج اور امیر ہیں اور دوسرے وہاں کے لوکل مشنری ہیں نورالدین باؤبنگ صاحب جو اس وقت شمالی علاقے میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ الحاج باؤبنگ صاحب ربوہ بھی گئے تھے۔ موصی بھی تھے۔ اور اللہ کے فضل سے تمام جائداد اور آمد کا حساب ان کا صاف تھا۔ جب میں گھانا میں تھا اس وقت مَیں نے دیکھا ہے بڑے پر جوش داعی الی اللہ تھے اور ہر وقت تیار رہتے تھے اور خوش مزاجی بھی ان میں تھی اور اس کے ساتھ ہی عاجزی بھی بے انتہا تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولادوں کو بھی اور ان کی نسلوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کا ہوگا۔ یہ ہمارے دیرینہ خادم سلسلہ ہیں۔ دفتری غلط فہمی کی وجہ سے ان کا جنازہ پہلے نہیں پڑھا جاسکا تھا۔ 3؍ستمبر کو 97 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1918ء میں یہ مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب چیمہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ مولوی صاحب نے 24؍نومبر 1944ء کو زندگی وقف کی۔ 3؍جون 1946ء میں قادیان پہنچے اور ان کی باقاعدہ ریٹائرمنٹ 1978ء میں ہوئی لیکن 1993ء تک آپ ری ایمپلائی (reemploy) ہوتے رہے۔ جماعتی خدمات باقاعدہ کارکن کی حیثیت سے انجام دیتے رہے۔ لیکن اس کے

کلام الامام

’’قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آب پاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے بغیر اس کے وہ خشک ہوجاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 401)

طالب دُعا: طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلام الامام

’’تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے رُوحانی موت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

بعد بھی تادم آخر انہوں نے رضا کارانہ طور پر جماعت کا بہت سارا کام خاص طور پر پروف ریڈنگ وغیرہ کا کام کیا۔ لکھتے ہیں کہ ان کے والد کرم الٰہی صاحب نے 1898ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی اور پھر ایک سال کے بعد ان کے دادا چوہدری جلال دین صاحب نے بیعت کی۔ ان کے والد کا جماعت سے، خلافت سے بڑا مضبوط تعلق تھا اور اللہ تعالیٰ بھی ان کی رہنمائی فرماتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت خلیفہ اول کی فوری طور پر انہوں نے بیعت کی اور حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد فوری طور پر انہوں نے خلافت ثانیہ کی بیعت کی بلکہ ان کو خواب میں دکھایا گیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آئندہ خلیفہ ہیں۔ ان کی وصیت تھی اور انہوں نے 1/8 کی وصیت کی ہوئی تھی۔

مولوی صاحب خود ہی اپنے وقف ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ میں ابھی گود میں تھا۔ غالباً جلسہ سالانہ قادیان 1919ء یا 1920ء کا تھا کہ زنانہ جلسہ گاہ میں حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے مستورات میں تقریر کی کہ بیبیو! ہم تو بوڑھے ہو رہے ہیں، اب دین کی خدمت کے لئے قائمقاموں کی ضرورت ہے۔ تم اپنے بچوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرو۔ ان کو قادیان دینی تعلیم کے لئے بھیجو۔ اس تقریر کے دوران والدہ صاحبہ نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا اور دعا کی کہ یہ بچہ 'فضل الٰہی' خدا کی راہ میں وقف کروں گی۔ چنانچہ 1931ء میں جب آپ مڈل میں داخل ہوئے تو آپ کے والد صاحب نے آپ کو والدہ کے اس عہد کے متعلق بتایا اور کہا کہ اگر تم دنیاوی تعلیم جاری رکھنا چاہتے ہو تو میں تمہیں بعد میں جب تعلیم حاصل کر لو تو اتنی میری پوزیشن ہے کہ تحصیلدار لگوا سکتا ہوں جو اس زمانے میں بڑا اعزاز تھا۔ لیکن آپ نے فوراً کہا کہ میں وقف کر کے قادیان دارالامان جاؤں گا۔ 23/فروری 1947ء کو آپ دیگر مربیان کے ہمراہ مشرقی افریقہ میں ممباسہ کی بندرگاہ پر پہنچے۔ ان مربیان میں میر ضیاء اللہ صاحب، مولوی جلال الدین صاحب قمر، سید ولی اللہ شاہ صاحب، حکیم محمد ابراہیم صاحب اور مولوی عنایت اللہ صاحب شامل تھے اور مشرقی افریقہ میں رئیس التبلیغ شیخ مبارک احمد صاحب تھے۔ ایک لمبا عرصہ ان کو کینیا میں، سورینام میں، گیانا میں، ایران میں، مبلغ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ پھر اس کے بعد مرکزی دفاتر میں انجمن میں اور تحریک جدید میں خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جب قواعد وصیت پر غور کے لئے کمیٹی بنائی تو حضرت مولوی صاحب بھی اس کے ممبر تھے۔ آپ نے عربی، انگریزی اور فرنچ میں تقریباً گیارہ کتابیں لکھیں۔ ان کی دو شادیاں تھیں۔ پہلی تو چوہدری محمد دین صاحب کی بیٹی کے ساتھ تھی جو سیالکوٹ کے ساہی تھے۔ دوسری شادی ان کی ماریشس میں ہوئی۔ قبولیت دعا کا اپنا بچپن کا ایک واقعہ سناتے ہیں کہ ایک دفعہ جب آپ کی عمر دس بارہ سال تھی آپ کی والدہ شدید بیمار ہو گئیں اور بچنے کی امید نہیں رہی تو آپ کہتے ہیں اس تصور سے کہ والدہ فوت ہو جائیں گی میرا دل بیٹھ گیا۔ میں نے دعا کی کہ اے میرے خدا! کیا اِسی عمر میں مجھے ماں کے سائے سے محروم کر دے گا۔ کہتے ہیں ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ والد صاحب گھر سے نکل کر میری طرف آتے دکھائی دیئے اور آتے ہی کہا کہ فضل الٰہی! تیری والدہ ٹھیک ہو گئی۔

کبابیر، فلسطین میں بھی یہ رہے ہیں۔ شریف عودہ صاحب لکھتے ہیں کہ آپ فلسطین میں 1966ء تا 68ء اور 77ء تا 81ء رہے۔ کبابیر میں قیام کے دوران تبلیغ اور تربیت کے کام بہت محنت اور لگن سے کیا کرتے تھے۔ لوگوں کے گھروں میں جا کر دین کے درس اور تفسیر القرآن کے درس دیتے تھے۔ احمدیہ سکول کبابیر کے انتظامی معاملات کو بہت بہتر کیا۔ اسی طرح کثرت سے تبلیغی دورے کیا کرتے تھے اور مختلف جگہوں پر جا کر جماعتی لیف لیٹس تقسیم کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں میں چھوٹا تھا لیکن ان کے ساتھ تبلیغی دوروں پر جایا کرتا تھا اور ان سے بہت کچھ سیکھا۔ مرحوم بہت محنت کرنے والے اور دین کی خدمت کرنے کی ایک مثال تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام أَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِیْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے اور کبھی اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ وہاں ایک مجلہ بھی آپ نے ''البشریٰ'' شائع کیا اور خود ہی اس پر کام کرتے تھے۔ خود ہی اس کی کمپوزنگ کرنا اور لکھنا چھاپنا یہ سارا کچھ آپ کے سپرد تھا اور کبابیر کی جو مسجد ہے اس کی ابتدا بھی آپ نے ہی کی تھی اور بنیادی اینٹ بھی آپ نے رکھی تھی۔

ایک دفعہ آپ نے بتایا کہ 1940ء میں آپ کے والد حضرت کرم الٰہی صاحبؓ جب ریٹائر ہو گئے تو گھر میں بہت تنگی کا سامنا ہوا۔ یہاں تک کہ جب قادیان میں پڑھتے تھے۔ تو وہاں مدرسہ احمدیہ کو فیس بھی نہ ادا کر سکتے تھے۔ ایک دن پرنسپل صاحب (ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ) کی طرف سے نوٹس ملا کہ سات یوم کے اندر فیس ادا کرو ورنہ مدرسے سے نکال دیئے جاؤ گے۔ اس پر آپ نے مدرسہ جانا چھوڑ دیا۔ کچھ دن کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) نے بلایا کہ مدرسہ کیوں نہیں آ رہے؟ تو انہوں نے کہا کہ فیس نہ تھی اور شرمندگی کی وجہ سے آنا چھوڑ دیا ہے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے کہا کہ فیس کا انتظام مَیں کر دیتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ صدقہ مَیں نے نہیں لینا۔ قرضہ حسنہ دے دیں۔ اس طرح آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ مگر 1940ء سے 1942ء تک حالات نہایت غربت کے تھے۔ فاقہ کشی کی کیفیت رہی۔ کہتے ہیں ایک دفعہ تو یہ حالت تھی کہ چھپن گھنٹے تک کچھ کھانے کو نہ ملا مگر کسی سے ذکر تک نہ کیا اور چھپن گھنٹے کے بعد ایک دوست نے کہا کہ آج آپ میرے ساتھ کھانا کھائیں۔ اس طرح چھپن گھنٹے کے بعد ایک روٹی خدا تعالیٰ نے آپ کو کھلائی اور اس ایک روٹی کے بعد پھر 48 گھنٹے فاقہ رہا۔ کہتے ہیں کہ یہ فاقہ کشی جو تھی یہ شاید اللہ تعالیٰ کی طرف سے برداشت کی ٹریننگ تھی۔ تبلیغ کی مشکلات میں یہ ہمیشہ میرے کام آیا۔ تبلیغ کی مشکلات کا کئی دفعہ ذکر کیا۔ افریقی دوستوں کے ساتھ تبلیغی دورے پر جاتے تھے تو فاقے کرنے پڑتے تھے۔ کبھی اچھا کھانا مل جاتا تھا اور جو کچھ میسر ہوتا کھا لیتے اور کبھی یہ دل میں خیال نہیں آیا کہ ہم دین کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ پس یہ بات آج کے واقفین زندگی کو سامنے رکھنی چاہئے۔ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ہی حالات تو بہت بہتر ہیں اور کبھی ایسی نوبت نہیں آتی کہ کسی کو فاقہ کرنا پڑے۔

آپ نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ میٹرک کے بعد وقف کیا اور اپنی آخری سانس تک اس عہد کو پورا کیا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ ان کی پوتی نے یہ لکھا ہے کہ دادا جی بہت کم اپنے حالات کا ذکر کرتے تھے جو ان کو تبلیغ کے راستے میں پیش آئے ہیں۔ لیکن ایک بات انہوں نے بتائی کہ جب تبلیغ کے لئے جاتے تو صبح دو روٹیاں بنا لیتے۔ ایک صبح کھا لیتے اور دوسری ساتھ باندھ لیتے۔ راستے میں کہیں بھی پانی یا چائے کے ساتھ کھا لیتے اور اس کی تصدیق جب افریقہ میں رہے ہیں تو وہاں کے لوگوں نے بھی کی کہ اس طرح دو روٹیاں بناتے تھے اور تبلیغ کے سفر پہ نکل پڑتے تھے۔

سورینام کے مبلغ لکھتے ہیں کہ 1970ء تا 72ء میں ان کو مبلغ سلسلہ گیانا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی اور آپ نے سورینام کے مختلف جگہوں کے متعدد دورے کئے۔ 25/اپریل 1971ء کو جماعت کی پہلی مسجد کے افتتاح کی تاریخی سعادت حاصل کی۔ موصوف نے انتہائی نامساعد حالات میں بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ یہاں وقت گزارا۔ غیر مبائعین کی مخالفت کے علاوہ (وہاں غیر مبائعین بھی بہت زیادہ ہیں) اُس وقت جماعت کے اندر خواجہ اسماعیل کا ایک گروہ پیدا ہو چکا تھا جنہوں نے آپ کے لئے بہت مشکلات پیدا کیں اور ہر ممکن کوشش کی کہ مسجد کی زمین جماعت کے نام نہ ہو مگر آپ نے بڑے حوصلے کے ساتھ ان مشکلات کا سامنا کیا اور پوری تندہی کے ساتھ خدمات سلسلہ میں مصروف رہے۔ پیغام حق پہنچانے کے ساتھ مرکز کو بھی تفصیلی طور پر جماعتی حالات سے آگاہ رکھا اور پھر انہوں نے 1972ء میں خلیفۃ المسیح الثالث کو لکھا کہ سرینام میں مسجد اور مشن ہاؤس سے جماعت کو ایک مرکز میسر آ گیا ہے مگر گیانا میں اب تک کسی قسم کا مرکز نہیں ہے۔ وہ مرکز سے محروم ہے اور بارہ سال سے وہاں مبلغ سلسلہ ہے جس کی وجہ سے میرے دل میں بڑی تڑپ ہوتی ہے کہ وہاں بھی مسجد بنے۔ ماریشس میں جب رہے ہیں تو وہاں کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ بڑے خاص حالات میں ان کی وہاں تقرری ہوئی تھی۔ 1954ء میں جب مکرم بشیر الدین عبید اللہ صاحب کی بعض لوگوں نے بات ماننے سے انکار کر دیا اور جماعت وہاں دو حصوں میں بٹ گئی۔ ایک حصہ اطاعت سے باہر جانے لگا اور انہوں نے اپنی علیحدہ ایسوسی ایشن بنا لی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کو جو (اس وقت) فلسطین میں تھے پیغام دیا کہ فوری طور پر ماریشس پہنچیں۔ آپ ماریشس پہنچے تو آپ کے خلاف امیگریشن میں شکایت کر دی گئی۔ لیکن ان کے پاس کیونکہ برٹش نیشنیلٹی تھی اس لئے حکومت کو بہر حال ان کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت دینی پڑی۔ انہوں نے بڑی حکمت سے حالات کا جائزہ لیا اور پھر مسجد پہ جو منافقین نے قبضہ کیا ہوا تھا یا مرتدین نے قبضہ کیا ہوا تھا اس کو بڑی حکمت سے بڑے طریقے سے (ختم کرایا)۔ آپ مسجد میں گئے اور وہاں نمازیں پڑھانی شروع کیں اور آہستہ آہستہ جو مبائع جماعت تھی اس کو دوبارہ مسجد میں جمع کرنا شروع کیا اور یہیں اس دوران میں ماریشس میں ان کی دوسری شادی بھی ہوئی تھی۔ یہاں انہوں نے فرنچ میں بعض کتابیں بھی لکھیں جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اللہ کے فضل سے جماعت کو وہاں اس فتنے سے بچایا اور نئے سرے سے جماعت کو جمع کر دیا۔ ایک ہاتھ پہ اکٹھا کر دیا۔

مسجد مبارک میں جمعہ پڑھنے کی بڑی خواہش ہوتی تھی اور جس شخص سے انہوں نے جمعہ پر جانے کے لئے کہا ہوا تھا کہ مجھے اپنی کار پہ لے جایا کرو، بڑھاپے میں بھی اس کا انتظار کرتے تھے اور اس لئے کہ اس کو تکلیف نہ ہو اور انتظار نہ کرنا پڑے اپنے گھر کے دروازے کے باہر ہی کرسی بچھا کر بیٹھ جاتے تھے تا کہ جب بھی وہ آئیں فوری طور پر ان کے ساتھ جا سکیں۔ غریبوں کی مدد کرتے تھے جو بھی ان کی توفیق تھی۔ ایک دفعہ ایک غریب نے لکھا کہ آپ میرے بچے کا تعلیمی خرچ بھجواتے ہیں اس دفعہ اس کو کچھ زیادہ رقم کی ضرورت ہے تو زیادہ پیسے کا منی آرڈر بھجوا دیں۔ کبھی گھر میں کسی سے ذکر نہیں کیا۔ اتفاق سے ان کی بہو کے ہاتھ ایک خط لگا تو اس سے پتا لگا کہ یہ چھپ کے خاموشی سے غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ ان کی بہو کہتی ہیں ایک دفعہ میں نے ان سے کہا باہر تبلیغ کا کوئی واقعہ سنائیں۔ تو کہتے ہیں ایک واقعہ میں تمہیں آج سنا دیتا ہوں۔ کہنے لگے کہ میرا یہ معمول تھا کہ ہر روز نماز فجر کے بعد تھوڑا تھوڑا اندھیرا ہوتا تھا کہ میں تبلیغ کے لئے نکل جاتا تھا اور شام کو واپس آتا تھا۔ ایک دن جب میں شام کو گھر واپس آیا تو دیکھا کہ بہت سے لوگ میرے گھر کے باہر جمع ہیں۔ میں پریشان ہوا کہ اللہ خیر کرے یہ لوگ میرے انتظار میں کیوں کھڑے ہیں۔ اتنے میں دُور سے ہی انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ مولانا صاحب مبارک ہو، مبارک ہو۔ میں نے پوچھا کس بات کی مبارک۔ لوگوں نے بتایا کہ آج صبح جب آپ گئے ہیں تو ایک شیر اور آپ اکٹھے پیدل چل رہے تھے۔ یا تو شیر آپ کے آگے آگے چلتا تھا اور آپ شیر کے پیچھے ہوتے تھے یا پھر آپ آگے آگے چل رہے ہوتے تھے اور شیر آپ کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوتا تھا لیکن خدا نے آپ کو سلامت رکھا۔ اس بات کی ہم مبارکباد دے رہے ہیں۔ کہتے ہیں بہت سارے لوگوں نے جنگل میں اپنے کام کرتے ہوئے اس طرح دیکھا۔

بڑے تہجد گزار تھے۔ بڑی رقّت سے نمازیں پڑھنے والے۔ بہت سارے مبلغین نے، دوسروں نے ان کے بارے میں حالات لکھے ہیں۔ اور حقیقت میں یہ بڑے متوکّل انسان، بڑے باہمت، صابر اور دین کا درد رکھنے والے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے تھے۔ جو بھی چند ایک واقعات بیان ہوئے ان میں کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ خلافت سے بھی ان کا بے انتہا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی نیکیوں پر قائم رکھے۔ ☆

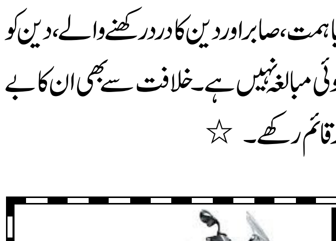
Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
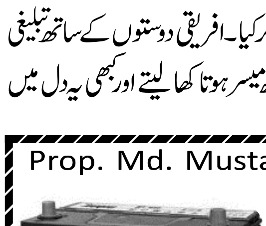

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس بات پر شکرگزاری کے اظہار میں ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والا ہونا چاہئے کہ یہ شکرگزاری ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مزید انعامات اور ترقیات سے نوازے گی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28/اگست 2015ء بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے والوں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ کا مشاہدہ کرنے والوں کو حضور انور نے کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل مجھے دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط اور فیکسز آرہی ہیں جن میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکبادیں بھی ہوتی ہیں اور اس بات کا اظہار بھی کہ ہم نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست جلسہ دیکھا اور فائدہ اٹھایا۔ لیکن حقیقی فائدہ اور فیض تو تبھی پہنچتا ہے جب ہم اس بات کی بھی بھرپور کوشش کریں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اسے اپنی زندگی سنوارنے کا ذریعہ بنائیں۔ بہرحال اس جلسے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اپنی حالتوں کو اپنی تعلیم کے مطابق بنائیں اور جو کچھ سنا ہے اسے اپنے پر لاگو کریں ورنہ ان مہمانوں کے سامنے جو کچھ ہم نے پیش کیا، جو کچھ ہم نے سنا اور جس کی عموماً ہمارے مہمان تعریف کرتے ہیں وہ صرف ظاہری چمک ہوگی۔ ہمارے اندرونے کا اظہار نہیں ہوگا۔ ایک مومن کو اندر اور باہر سے ایک جیسا ہونا چاہئے۔ آجکل کی جو دنیا ہے اس کی بہت زیادہ نظر ہم پہ ہوگئی ہے اور اب دنیا ہمارے جلسوں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے شامل ہوتی ہے۔ احمدی دنیا بھی اور بعض دوسرے بھی سنتے ہیں۔ خاص طور پر برطانیہ کے جلسے کو بہت گہری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہم لاکھوں پاؤنڈ ایم ٹی اے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ پیغام پہنچانے کے لئے صرف اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ ہمارا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی زندگی کے مقصد کو پانے والا ہو۔ اس تک ایک وقت میں پیغام پہنچ رہا ہو۔

سوال حضور انور نے شکرگزاری کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس بات پر شکرگزاری کے اظہار میں ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والا ہونا چاہئے کہ یہ شکرگزاری ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مزید انعامات اور ترقیات سے نوازے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم: 8) کہ اگر تم شکر کرو گے تو تمہیں اَور بھی زیادہ دوں گا اور بھی زیادہ بڑھاؤں گا۔ شکرگزاری کا یہ مضمون جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونے کا راستہ دکھاتا ہے وہاں بندوں کی شکرگزاری کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندوں کا شکرادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہوتا۔

سوال حضور انور نے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں دینے والے احباب کا کس رنگ میں ذکر خیر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بیشمار شعبے ایسے بنتے ہیں جن میں مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی، بوڑھوں نے بھی، جوانوں نے بھی، بچوں نے بھی، بچیوں نے بھی خدمت کی ہے اور جلسے کے تمام انتظامات کو اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق بہترین رنگ میں انجام دینے کے لئے بھرپور کوشش کی ہے۔ تمام والنٹیئرز جو مختلف شعبوں کے ہوتے ہیں ان میں کوئی اپنے اپنے کاموں میں کسی کمپنی میں ڈائریکٹر ہے تو کوئی ڈاکٹر ہے، کوئی انجینئر ہے، کوئی سائنٹسٹ ہے، کاروباری لوگ ہیں۔ پھر اپنے کام کرنے والے ہیں، مزدوری کرنے والے ہیں۔ لیکن سب ایک ہو کر کام کرتے ہیں۔ لنگر خانے میں قطع نظر اس کے کہ کوئی کیا ہے آگ کے سامنے کھڑا ہے جہاں سو دوسو بڑے دیگچے آگ پر رکھے ہوئے ہیں اور گرمی کی بھی انتہا ہے اور بڑی خوشی سے یہ لوگ دیگوں میں چمچے ہلا رہے ہیں، کھانے پکا رہے ہیں۔ بوڑھے نوجوان سب اس کوشش میں ہیں کہ بہترین قسم کا سالن مہمانوں کے لئے تیار ہو کر ان تک پہنچے۔ کسی کو بھی پرواہ نہیں کہ گرمی ہے یا نہیں ہے حتی کہ چودہ، پندرہ، سولہ سال تک کے بچے بھی کھانا پکانے اور روٹی پلانٹ پر بڑی بشاشت سے ڈیوٹی دیتے ہیں۔ پھر پانی کی فراہمی کے لئے ان والنٹیئرز کا ایک گروپ کام کررہا ہے۔ اور پھر مردوں اور عورتوں کا ایک گروپ بے نفس ہو کر کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر مہمانوں کے لئے ان کے غسل خانوں کی صفائی کر رہا ہے۔ کہیں ارد گرد پھیلے ہوئے کوڑا کرکٹ کو اٹھانے والے کام کر رہے ہیں۔ کوئی ٹریفک کنٹرول کررہا ہے۔ کچھ مرد اور عورتیں بگھیوں میں معذوروں اور بیماروں کو لانے لے جانے کا کام کر رہی ہیں۔ گرمی کی شدت میں بچے اور بچیاں مہمانوں کو بڑے جذبے سے پانی پلاتے ہیں۔ اس کو لوگ بڑا سراہتے ہیں۔ کچھ مرد اور عورتیں مہمانوں کو کھانا کھلانے کی ڈیوٹی پر متعین ہیں۔

سوال جلسہ سالانہ کے انتظامات کے وائنڈ اپ کے سلسلہ میں حضور انور نے کن مسائل کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وائنڈ اَپ کا کام ہے۔ جلسے کے بعد بارشیں شروع ہوگئیں۔ بڑی دقّت سے سامان کو سمیٹا جارہا ہے۔ بارش کی وجہ سے کچھ سامان بیڈنگ وغیرہ گیلا بھی ہؤا اور ان میں نقصان بھی ہؤا۔ میٹرسوں کو وسیع پیمانے پر اب سُکھانے کا بھی مسئلہ ہوگا لیکن بہرحال خدام یہ کررہے ہیں۔ یہ خدام جلسے سے پہلے بھی سب انتظامات مکمل کرنے آئے تھے اور اب سمیٹنے کے لئے بھی مختلف ٹیمیں کام کررہی ہیں۔ وائنڈ اَپ کا کام بھی بہت بڑا کام ہوتا ہے کیونکہ کونسل نے معین دن دیئے ہوتے ہیں کہ ان میں یہ سارا کچھ سمیٹنا ہے۔ اگر یہ کام معینہ وقت میں نہ کیا جائے، نہ سمیٹا جائے تو آئندہ سال کے لئے جلسے کی اجازت میں مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔ غرضیکہ ہر کام ہی بہت اہم کام ہے۔ اس سال کینیڈا کے خدام کی ایک ٹیم نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا کہ ہم جلسے پر کام کرنا چاہتے ہیں تو انہیں وائنڈ اَپ کی ٹیم میں رکھا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بھی بھرپور مدد کی۔

سوال یوگنڈا کے مسٹر ولسن موُرولی صاحب منسٹر آف Gender نے مہمان نوازی، سیکیورٹی اور نظم وضبط کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسٹر ولسن موُرولی کہتے ہیں کہ مہمان نوازی، سیکیورٹی نظم وضبط کے انتظامات دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضاکارانہ طور پر اتنی قربانی کررہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہونے جارہا ہوں جہاں انسان نہیں بلکہ فرشتے کام کرتے نظر آئیں گے۔ میں نے نہ رات کو لوگوں کو سوتے دیکھا، نہ دن کو۔ ہر وقت خدمت کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ نہ تھکتے ہیں نہ اُکتاتے ہیں۔ بیس دفعہ بھی کوئی چیز مانگو تو مسکرا کر پیش کردیتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے یہاں ریویو آف ریلیجنز اور مختلف تصاویر کی نمائش بھی دیکھی۔ ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال پر بھی گئے۔ وہ کہنے لگے کہ جس نہج پر جماعت احمدیہ کام کررہی ہے اس سے لگتا ہے کہ جماعت اگلے چند سال میں دنیا پر غالب آجائے گی۔ انشاء اللہ۔ پھر کہتے ہیں امن عالم کے لئے نہایت مدبرانہ کوششیں ہورہی ہیں۔ نصائح اور تجاویز دنیا کے سامنے رکھی جاتی ہیں۔ اگر لوگ ان نصائح پر عمل کریں تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر جلسہ سالانہ کو میں خلاصۃً بیان کروں تو سب سے بڑی بات یہی ہے کہ جماعت احمدیہ انسانیت کے لئے امن محبت اور بھائی چارے کا ایک عظیم نمونہ ہے۔

سوال فرنچ گیانا سے آنے والے مہمان مسٹر جیک برتھول صاحب کو کس طرح معجزانہ شفا حاصل ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: موصوف فرنچ گیانا کی کورٹ کے جج ہیں اور ملک کے بشپ کی نمائندگی میں آئے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے فرنچ گیانا سے روانہ ہوا تو میری ٹانگ میں درد تھا لیکن جلسہ میں شامل ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں شفا دی اور پورا جلسہ درد کا نام ونشان نہیں رہا۔

سوال کونگو کنشاسا سے آنے والے جسٹس نول کی لومبا صاحب نے اپنے تاثرات میں کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے کہا کہ بحیثیت جج خدا تعالیٰ نے مجھے اتنی فراست دی ہے کہ دیکھ سکوں کہ کہاں حقیقت کو چھپایا جارہا ہے اور کہاں اظہارِ حق کیا جارہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جس اسلام کا مجھے تعارف کروایا گیا تھا اس کا عملی نمونہ میں نے جلسے میں شامل ہو کر دیکھ لیا ہے۔ میرے دل میں اگر کوئی شک تھا تو اب دُور ہوگیا ہے۔ دراصل حقیقی اسلام یہی ہے جو جماعت احمدیہ پیش کررہی ہے۔ اسلام کے اسی پیغام کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا مستقبل اسی پیغام سے وابستہ ہے۔ اسی اسلام کی ہمیں ضرورت ہے۔ ہمیں دہشت گردوں کا اسلام نہیں چاہئے۔

سوال بینن کے نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر ایرک ہندے صاحب نے احباب جماعت احمدیہ کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بینن کے نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر ایرک ہندے صاحب آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ سب سے بڑی بات جو میرے مشاہدے میں آئی وہ یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ یہ چیز کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملے گی۔

سوال ارجنٹائن سے آنے والے ایک احمدی دوست نے اپنے خیالات کا اظہار کس طرح کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ارجنٹائن سے ایک احمدی آئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سچے مذہب کی تلاش میں دس سال گزارے ہیں اور بالآخر جماعت میں شامل ہو کر مجھے سچا مذہب مل گیا۔ جلسہ سالانہ کی آرگنائزیشن سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ جلسہ میں نوجوان نسل کی موجودگی تھی۔ میں نے آج تک کسی دوسرے مذہب میں نوجوان نسل کی کسی مذہبی فنکشن میں اس قدر involvement نہیں دیکھی جس طرح جماعت احمدیہ میں ہے۔ کہتے ہیں عالمی بیعت میں شمولیت میری زندگی کے خوش ترین لمحات تھے۔ بیعت کے دوران میرا دل اور جسم لرز رہا تھا۔ دس شرائط بیعت دراصل قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں کہ میں ارجنٹائن کا پہلا مسلمان ہوں جسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور اب انشاء اللہ اپنے ملک میں جا کر میں احمدیت کی تبلیغ بھرپور انداز میں کروں گا۔

سوال جاپان کے ڈاکٹر جیوانی مؤنٹے کے اسلامی اصول کی فلاسفی کے متعلق کیا نظریات تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ دی گئی تو یہ لکھنے والے ہمارے مشنری لکھتے ہیں کہ اگلے دن دوبارہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ رات کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور میرے لئے مشکل تھا کہ اس کتاب کو پڑھے بغیر سوجاتا۔ صبح تک جب اس کتاب کا مطالعہ مکمل کیا تو مجھے یقین ہوگیا کہ اسلام ایک سچا مذہب اور حق وصداقت کا راستہ ہے۔ کہتے ہیں ایک سال کے دوران میں نے پچاس بار اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ فلسفہ غیر معمولی کشش رکھتا ہے۔

سوال سپین کی نیشنل اسمبلی کے ممبر پارلیمنٹ مسٹر جوس ماریہ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جوس ماریہ صاحب تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے انتظامات دیکھ کر یہی سوچتا رہا کہ ہمیں اس طرح کا انتظام کرنا پڑے تو ہم کیسے کریں گے۔ اس وقت دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں۔ یہ تینوں دن جلسے کے پروگرام میں شرکت کرتے رہے اور متعدد بار اس بات کا اظہار کیا کہ ایسے منظم کام ہماری حکومتیں نہیں کرسکتیں جو یہاں پر رضاکار کررہے ہیں۔ میں اس جلسے پر بہت کچھ سیکھ کر جارہا ہوں۔

☆......☆......☆

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 49ویں جلسہ سالانہ 2015ء کی مختصر رپورٹ

2014 - 2015ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت تک دنیا کے 207 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اس سال پورٹو ریکو (Puerto Rico) میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں 776 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ نئی جماعتوں کے قیام کے دوران ایمان افروز واقعات۔ دوران سال 401 مساجد کا اضافہ ہوا ان میں سے 156 مساجد نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 245 بنی بنائی مساجد نمازیوں سمیت عطا ہوئیں۔ مساجد کی تعمیر کے تعلق میں دلچسپ واقعات

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام شائع شدہ مکمل تراجم قرآن کریم کی تعداد 74 ہو چکی ہے۔ دوران سال سنہالی اور برمی زبان میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہوئے

105 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق امسال 761 مختلف کتب، پمفلٹ، فولڈرز وغیرہ 58 زبانوں میں ایک کروڑ 23 لاکھ 74 ہزار 800 کی تعداد میں طبع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مرتبہ ایک سال میں شائع ہونے والے لٹریچر کی تعداد ایک کروڑ سے اوپر ہوئی۔

ایڈیشنل وکالت اشاعت ترسیل، وکالت تعمیل وتنفیذ، رقیم پریس اور افریقن ممالک کے پریسوں کی مساعی کا تذکرہ

اس سال 2460 نمائشوں اور 13 ہزار 735 بکسٹالز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر۔ نمائشوں اور بکسٹالز کے تعلق میں زائرین کے نیک تاثرات کا تذکرہ۔ اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 36 لاکھ سے زائد لیف لیٹس کی تقسیم۔ تقسیم لٹریچر کے دوران دلچسپ واقعات کا تذکرہ۔

مختلف مرکزی ڈیسکس، پریس اینڈ میڈیا آفس، احمدیہ ویب سائٹ، ریویو آف ریلیجنز کی مساعی کا تذکرہ۔ اس وقت دنیا کی 28 زبانوں میں 140 اخبارات ورسائل شائع ہو رہے ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تحت جاری مختلف نشریات کے شیریں ثمرات کا تذکرہ۔ افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدیہ ریڈیوز کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی وسیع پیمانے پر تشہیر۔ ایم ٹی اے کے علاوہ مختلف ممالک کے مقامی ٹی وی چینلز اور اسی طرح مقامی ریڈیوز پر پروگرام۔ اخبارات کے ذریعہ جماعتی پیغام کی تشہیر۔ تحریک وقف نو، مخزن تصاویر، احمدیہ آرکائیو ریسرچ سینٹر، مجلس نصرت جہاں، ہیومینیٹی فرسٹ اور خدمت انسانیت کے مختلف پروگراموں کا تذکرہ۔

اس سال 113 ممالک کی 391 اقوام کے 5 لاکھ 67 ہزار 330 افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ قبولِ احمدیت کے ایمان افروز واقعات

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن
ہفتہ 22/اگست 2015ء
(حصہ دوم)

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد 4 بجکر 41 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت صدارت میں اجلاس کے دوسرے حصہ کا آغاز ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم الحاج راشد خِطاب صاحب نے پائی۔ آپ نے سورۃ الفتح کی آیات 29 تا 30 کی تلاوت کی۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے ان آیات کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

میں سے چند اشعار ترنّم کے ساتھ پڑھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آج دوران سال جو اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ پر ہوئے ہیں ان کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔ لیکن جو خلاصہ بھی تیار کیا جاتا ہے وہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ کُل بیان نہیں ہو سکتا اور بہت سارا حصہ اس میں سے چھوڑنا پڑتا ہے۔

پورٹو ریکو میں احمدیت کا نفوذ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے 207 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اس سال جو نیا ملک شامل ہوا ہے پورٹو ریکو (Puerto Rico) ہے جہاں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ یہ چھوٹا سا سپینش ملک ہے۔ انگریزی زبان بھی بولی جاتی ہے۔ 33 لاکھ 45 ہزار کی آبادی ہے۔ قریباً ساڑھے 3 ہزار مربع کلومیٹر رقبہ ہے۔ یہاں ایک داعی الی اللہ کے ذریعہ سے پہلے پیغام پہنچا، ایک بیعت ہوئی۔ اس کے بعد امریکہ سے مبلغین نے اس ملک کا دورہ کیا اور پروگرام وغیرہ ہوتے رہے۔ ریڈیو پر پروگرام بھی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 7 مزید بیعتیں ہوئیں۔

جماعت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نئے ممالک میں نفوذ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 54 ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ پرانے لوگوں سے رابطہ کر کے ان کیلئے تعلیمی و تربیتی پروگرام بنائے گئے، لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا گیا۔ اخبارات میں انٹرویو شائع ہوئے اور بے شمار ممالک ہیں جن میں یہ سارے کام ہوئے۔

نئی جماعتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 776 ہے اور ان جماعتوں کے علاوہ 1280 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ سرفہرست نئی جماعتوں کے قیام میں بینن کا نمبر ہے جہاں اس سال 155 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ دوسرے نمبر پر سیرالیون ہے جہاں 136 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ تیسرے نمبر پر مالی ہے جہاں 65 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سارے ممالک میں جن میں UK بھی شامل ہے جہاں بیس بائیس سے اوپر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس دوران بہت سارے ایمان افروز واقعات سامنے آتے ہیں حضور انور نے بعض ایسے واقعات بھی بیان فرمائے۔

مساجد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی یا تعمیر کرنے کی توفیق ملی ان کی مجموعی تعداد 401 ہے۔ جن میں سے 156 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 245 بنی بنائی ملی ہیں۔ اس میں امریکہ اور بہت سارے اور ممالک ہیں جہاں مساجد تعمیر کی گئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر، دوران سال ستمبر میں آئرلینڈ میں تعمیر مکمل ہوئی، مڈغاسکر میں ہوئی، برازیل میں ہوئی اور جاپان کی مسجد بھی آخری مراحل میں ہے۔ حضور انور نے مساجد سے تعلق میں واقعات بھی بیان فرمائے۔

تراجم قرآن کریم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایڈیشنل وکالت تصنیف کی رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو مکمل تراجم قرآن کریم جماعت احمدیہ کی طرف سے طبع کروائے جا چکے ہیں

ان کی تعداد اب 74 ہو چکی ہے۔ گزشتہ سال یہ تعداد 72 تھی۔ اس سال 2 نئی زبانوں سنہالی اور برمی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل ہوا ہے۔ اس طرح مختلف کتب اور فولڈر 22 زبانوں میں شائع ہوئے ہیں اور بہت سارے چھپوائی کے مراحل میں ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتب پر بعض غیر از جماعت احباب کے تبصرے بھی بیان فرمائے۔

وکالت اشاعت (طباعت)

وکالت اشاعت طباعت کا جو شعبہ ہے اس کی رپورٹ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 105 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 761 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر 58 زبانوں میں ایک کروڑ تئیس لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ کا بڑا احسان ہے کہ پہلی دفعہ جماعت کی طرف سے دنیا بھر میں شائع ہونے والے لٹریچر کی تعداد ایک کروڑ سے اوپر گئی ہے۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
وکالت اشاعت میں ترسیل کا شعبہ علیحدہ ہے۔ ان کے مطابق دوران سال دنیا کے مختلف ممالک کو 38 مختلف زبانوں میں نئی شائع شدہ کتب 3 لاکھ 5 ہزار 300 کی تعداد میں یہاں لندن سے بھجوائی گئیں اور ان کتب کی کل مالیت 3 لاکھ 47 ہزار پاؤنڈ تھی۔ قادیان سے کتب کی ترسیل بھی جاری ہے۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس کام کر رہا ہے اور مختلف ممالک کی لائبریریوں میں فروخت کے لئے کتب بھجوائی گئیں۔

لائبریریوں کا قیام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
220 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا مختلف ممالک میں قیام ہو چکا ہے جہاں لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئیں۔ مزید جماعتوں میں لائبریریوں کے قیام کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

وکالت تعمیل و تنفیذ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے فضل سے وکالت تعمیل و تنفیذ لندن کے کام بھارت، نیپال اور بھوٹان میں ہو رہے ہیں اور ان کاموں میں کافی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے احمدیہ پریس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال رقیم پریس لندن کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد 2 لاکھ 90 ہزار سے اوپر ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، چھوٹے پمفلٹس، لیف لیٹس اور جماعتی دفاتر کا لٹریچر اس کے علاوہ ہے۔ فارنہام میں رقیم پریس کے لئے ایک نئی عمارت خریدی گئی ہے۔ انشاءاللہ وہاں یہ اسلام آباد سے شفٹ ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
افریقن ممالک کے پرنٹنگ پریس بھی کام کر رہے ہیں۔ ان میں گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو، کینیا اور تنزانیہ شامل ہیں۔ اس سال وہاں جو لٹریچر طبع ہوا ہے اس کی تعداد 10 لاکھ 85 ہزار ہے۔

نمائش، بکسٹالز اور بک فیئرز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
نمائش، بکسٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ سے اس سال 2460 نمائشوں کے ذریعہ 17 لاکھ 9 ہزار سے اوپر افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس سال 13 ہزار 735 بکسٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ 17 لاکھ 98 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔ نمائشوں کے حوالے سے حضور انور نے بعض واقعات اور تأثرات بھی بیان فرمائے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ جو جاری کیا گیا تھا۔ اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 36 لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس ذریعہ سے 3 کروڑ 88 لاکھ 39 ہزار سے اوپر افراد تک پیغام پہنچا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک میں تقسیم کئے جانے والے فلائرز اور لیف لیٹس کی تعداد کا ذکر فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اس سال یوکے جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے والے جو طلباء تھے ان کو لیف لیٹس تقسیم کرنے کے لئے سپین بھجوایا گیا تھا۔ اور انہوں نے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں لیف لیٹس چھپوا کر 86 چھوٹے بڑے شہروں اور قصبوں میں 2 لاکھ 82 ہزار کی تعداد میں سپین کے لوگوں کو تقسیم کئے۔ پولیس نے بعض جگہ ان کو تقسیم کرتے دیکھ کر تلاشیاں بھی لیں پھر لیف لیٹ پڑھ کے معذرت بھی کی۔ کئی نئی جگہوں پر اسلام کا پیغام پہنچا۔ ایک اور جامعہ کا گروپ وقف عارضی پر گیا تھا وہاں انہوں نے 55 ہزار لیف لیٹس تقسیم کئے۔ میکسیکو میں فلائرز کی تقسیم کا غیر معمولی کام ہوا۔ گوئٹے مالا سے ایک وفد یہاں بھجوایا گیا تھا۔ 70 افراد نے امام سمیت احمدیت قبول کی۔ اس سال کینیڈا کے طلباء بھجوائے گئے تھے۔ بہت بڑی تعداد میں انہوں نے فلائرز تقسیم کئے۔ اس کے بعد لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران پیش آنے والے بعض ایمان افروز واقعات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمائے۔

سٹال انصاراللہ یوکے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مجلس انصاراللہ یوکے نے سٹالز کے ذریعہ سے 49 ہزار سے اوپر کی تعداد میں Life of Muhammad[sa] اور 35 ہزار Pathway to Peace تقسیم کی ہے۔ اور لوگ کھڑے ہو کر مانگتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتاب Life of Muhammad[sa] کی تقسیم پر غیروں کے تأثرات پر مشتمل واقعات بھی بیان فرمائے۔

مختلف مرکزی ڈیسکس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عربک ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو عربی کتب اور فولڈرز تیار ہوئیں ان کی تعداد 110 ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کئی کتب ترجمہ ہو رہی ہیں۔ حضور انور نے عربوں کے بعض واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
رشیا اور دیگر ریاستوں میں مبلغین اور معلمین اپنے اپنے ممالک میں رہتے ہوئے انٹرنیٹ کی سہولت کی وجہ سے بڑی محنت سے رشین ڈیسک کے ساتھ مل کر کام کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ خطبات جمعہ اور دوسرے لٹریچر کے ترجمے ہو رہے ہیں اور بھی بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ کافی وسعت آچکی ہے۔

فرنچ ڈیسک میں بھی کافی کام ہو رہا ہے۔ خطبات کا ترجمہ، کتب کا ترجمہ، YouTube کے ذریعہ سے ان کا ایک آفیشل چینل بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہا ہے اور ایم ٹی اے پر Live پروگرام بھی ان کے چل رہے ہیں۔

ٹرکش ڈیسک کے تحت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار پانچ کتب تیار ہو چکی ہیں جلد شائع ہو جائیں گی۔

چینی ڈیسک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ کتابیں اور لٹریچر شائع کر رہا ہے۔

پریس اینڈ میڈیا آفس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پریس اینڈ میڈیا آفس بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہت زیادہ وسیع ہو گیا ہے۔ ان کے ذریعہ سے اچھی کوریج دنیا میں جماعت کو مل رہی ہے۔ پریس اینڈ میڈیا کے ممبران نے دوران سال 250 انٹرویو دیئے۔

احمدیہ ویب سائٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
احمدیہ ویب سائٹ پر نسیم رحمت اللہ صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتب آڈیو صورت میں بھی اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ اور بہت ساری کتب ہیں۔ یہاں آپ وزٹ کریں گے تو آپ کو پتہ لگ جائے گا۔

ریویو آف ریلیجنز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ریویو آف ریلیجنز کا بھی کام بڑا وسیع ہو چکا ہے۔ یوکے، کینیڈا اور انڈیا میں پرنٹ ہوتا ہے۔ 13 ہزار 500 سے زائد کاپیاں پرنٹ ہوتی ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں بھیجی جاتی ہیں۔ طلباء کے لئے اس سال اس کی قیمت 15 پاؤنڈ سے کم کر کے 10 پاؤنڈ کر دی گئی ہے۔ ان کو مَیں نے اگلے سال کے لئے 20 ہزار کا ٹارگٹ دیا تھا۔ اب دیکھیں کہ یہ پورا کرتے ہیں کہ نہیں۔ بعض ان کے خصوصی نمبر شائع ہوتے رہے ہیں اور بڑے اچھے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ لوگوں کو پڑھنا چاہئے۔ اب تو غیر بھی اس کے معیار کی تعریف کرنے لگ گئے ہیں۔ کئی بار انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے رسالہ دیکھا اور بڑے اعلیٰ معیار کے مضمون ہوتے ہیں۔ اس کو پڑھنا چاہئے۔ امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کو کوشش کر کے اس کی تعداد بڑھانی چاہئے۔

دیگر رسائل کی اشاعت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اس سال مختلف ممالک میں مقامی طور پر جو رسالوں کی اشاعت ہوئی، 105 ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق 28 زبانوں میں 140 تعلیمی و تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل و جرائد مقامی طور پر شائع کئے جا رہے ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے، بڑی وسعت اس میں پیدا ہو چکی

ارشاد حضرت امیرالمومنین

”جب تک تم مسجدوں کو آباد رکھو گے اس وقت تک تم بھی آباد رہو گے اور جب تم مسجدوں کو چھوڑ دو گے اس وقت خدا تعالیٰ تمہیں بھی چھوڑ دے گا۔“ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 8/مئی 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد حضرت امیرالمومنین

”اللہ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے پہلا اور انتہائی اہم قدم نمازوں میں خشوع پیدا کرنا ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیش نظر رہنا چاہئے اس کی رحیمیت کے حصول اور اس کے فضلوں کو طلب کرتے رہنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 10/اپریل 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبان، قادیان

ہے۔ سب ٹائیٹلنگ (Subtitling) کی سہولت کے ساتھ اب خطبات بھی آتے ہیں۔ ان کے سٹوڈیوز وغیرہ میں وسعت کی گئی ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر افریقن ممالک کے لئے خصوصی نشریات بھی ہیں۔ سیٹلائٹ اور انٹرنیٹ کے ذریعے ایم ٹی اے کے تمام پروگرام دنیا کے ہر کونے تک پہنچ رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی سے امسال چار افریقن ممالک گھانا، نائیجیریا، سیرالیون اور یوگنڈا کے سات لوکل چینل خصوصی نشریات کا اہتمام بھی کر رہے ہیں۔

ایم ٹی اے افریقہ پروجیکٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایم ٹی اے افریقہ پروجیکٹ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کام کر رہا ہے۔ گھانا میں نیشنل ٹی وی اور Cine Plus چینل پر ایک ہفتہ وار slot حاصل کیا گیا ہے جس پر جماعتی پروگرام دکھائے جا رہے ہیں۔ تبلیغ کا کام بھی ان سے ہو رہا ہے۔ گھانا میں ایک وسیع سٹوڈیو کمپلیکس بھی تعمیر کے مراحل میں ہے۔ وہاں سے ایم ٹی اے کا افریقہ ریجن کے لئے علیحدہ سٹوڈیو کام کرے گا اور افریقن ریجن کو احمدیت کا پیغام پہنچائے گا، اسلام کا پیغام پہنچائے گا۔

افریقن میڈیا گروپ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ملک مالی میں ایک Media Group Africable ہے جس نے 2004ء میں Africable T.V Sattelite شروع کیا تھا جو افریقہ کے 13 ممالک میں سب سے مقبول پرائیویٹ چینل ہے۔ اس کے مالک نے اب TNT سیٹ افریقہ کے نام سے 50 فری چینل پر مشتمل ایک سروس شروع کی ہے جو پورے ویسٹ افریقہ کو Cover کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت مالی کو یہ توفیق ملی ہے کہ ان فری چینلز میں ایم ٹی اے کو شامل کروایا گیا ہے اور اس سروس پر ایم ٹی اے چینل نمبر 36 ہے۔ اس کمپنی کا ٹارگٹ ہے کہ 35 لاکھ گھروں تک یہ سہولت پہنچائی جائے۔ اس طرح ٹارگٹ مکمل ہونے پر ایم ٹی اے کی نشریات انشاء اللہ 300 ملین افراد تک پہنچیں گی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتوں کے واقعات سنائے۔

دیگر ٹی وی چینلز کی کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایم ٹی اے کی 24 گھنٹے کی نشریات کے علاوہ مختلف ممالک کے ٹی وی چینلز پر بھی جماعت کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس سال 1882 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ سے 954 گھنٹے وقت ملا۔

ریڈیو کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر 9 ہزار 70 گھنٹوں پر مشتمل 10 ہزار 544 پروگرامز نشر ہوئے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے ان پروگراموں کے ذریعہ سے محتاط اندازے کے مطابق 20 کروڑ سے زائد افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ ان میں مختلف ملکوں کے جماعتی ریڈیو سٹیشنز کے علاوہ دوسرے ریڈیو سٹیشنز بھی شامل ہیں۔ گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، یوگنڈا، آئیوری کوسٹ، نائیجر، گنی کناکری، ٹوگو، لائبیریا، کونگو، مڈغاسکر، کونگو کنشاسا، سرینام، گیانا، فجی، طوالو، ہندوستان، کینیڈا، ہالینڈ، جرمنی، مالٹا، آئرلینڈ، یوکے، سینیگال، بیلیز، ڈنمارک، یو ایس اے، ناروے اور کریباتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے وسیع پیمانے پر جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

جامعہ احمدیہ گھانا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جامعہ احمدیہ گھانا میں طلباء اور اساتذہ کا ایک پینل بنایا گیا ہے جو ایک پروگرام کرتا ہے اور لوگوں کو فون پر سوالوں کے جواب بھی دیتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے بڑے وسیع علاقے میں احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور لوگ اس پروگرام کی تعریف کرتے ہیں۔

عالمی پرنٹ میڈیا میں کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اخبارات میں جماعتی خبریں اور مضامین شائع ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر 3 ہزار 730 اخبارات میں 6 ہزار 8 مضامین آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع ہوئیں۔ اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً 67 کروڑ 38 لاکھ 86 ہزار سے اوپر بنتی ہے۔

تحریک وقف نو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: واقفین نو کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 2 ہزار 683 واقفین کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کے بعد واقفین کی کل تعداد 56 ہزار 818 ہوگئی ہے۔ اس میں 105 ممالک کے واقفین نو شامل ہیں۔ لڑکوں کی تعداد 34 ہزار 880 اور لڑکیوں کی تعداد 21 ہزار 938۔ تعداد کے لحاظ سے پاکستان پہلے نمبر پر ہے۔ اور بیرون پاکستان کے واقفین نو کی مجموعی تعداد 26 ہزار ہے۔

مخزن تصاویر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مخزن تصاویر کا شعبہ بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ اس کے کاموں میں بڑی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔

نصرت جہاں سکیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں 42 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں 39 مرکزی ڈاکٹرز اور 10 مقامی ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 13 ممالک میں ہمارے 684 ہائرسیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ جن میں 19 مرکزی اساتذہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

ایبولا کی بیماری جو افریقہ میں پھیلی تھی اس کی وجہ سے سیرالیون اور لائبیریا میں جماعت کو بڑا کام کرنے کی توفیق ملی۔ اور اس کا بڑا اچھا نیک اثر ہوا۔

IAAAE

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ ماڈل ولیج پروجیکٹ اور پانی کے نلکے لگانے کا ان کا کام بڑا اچھا چل رہا ہے۔ سولر سسٹم بھی یہ لگا رہے ہیں اور اس کا ان علاقوں پر بڑا اچھا اثر ہو رہا ہے۔

ہیومینیٹی فرسٹ

ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ فری میڈیکل کیمپس بھی دنیا میں لگائے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے احمدیت کا پیغام پہنچتا ہے۔

عطیہ خون

امریکہ میں اس سال 130 بلڈ ڈرائیوز منعقد کی گئیں جن میں سے 3 ہزار خون کے عطیات دیئے گئے۔ اس کا وہاں کے لوگوں پر بڑا اچھا اثر ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں دنیا کے کئی ممالک بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

عطیہ چشم

آنکھوں کے فری آپریشن کے سلسلہ میں گوئٹے مالا، سیرالیون، مالی، بورکینا فاسو، لائبیریا، بینن اور ٹوگو میں اچھا کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے موتیا کے کافی فری آپریشن کئے ہیں۔ چیریٹی واک کے ذریعہ سے کافی اچھی کولیکشن ہو جاتی ہے جو charities میں تقسیم کی جاتی ہے۔

قیدیوں کی خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور خبر گیری کے حوالے سے بھی بعض ملکوں میں بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ عیدالاضحیٰ اور دوسرے موقعوں پر یہاں چیزیں تقسیم کی گئیں۔

نومبائعین سے رابطہ بحال کرنے کی مہم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نومبائعین سے رابطے کی بحالی کے سلسلہ میں نائیجیریا نے اس سال 25 ہزار سے زائد نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ بینن میں 22 ہزار سے زائد نومبائعین سے دوبارہ رابطہ قائم کیا جو بڑے سالوں سے کٹا ہوا تھا۔ بورکینا فاسو نے 19 ہزار 800 سے زائد، آئیوری کوسٹ نے 13 ہزار 700 سے زائد، سیرالیون نے 5 ہزار 300 سے زائد، اسی طرح کینیا 4 ہزار سے اوپر، ٹوگو، گھانا، ہندوستان، گنی بساؤ، مالی، تنزانیہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے رابطے میں کافی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اور پرانے جو کٹے ہوئے تھے دوبارہ احمدیت میں آرہے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی واقعات بھی بیان فرمائے۔

نئی بیعتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 لاکھ 67 ہزار 330 افراد نے احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کیا۔ اس سال 113 ممالک سے تقریباً 391 اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔ مالی میں ایک لاکھ 37 ہزار سے زائد، نائیجیریا کی بیعتیں 98 ہزار سے اوپر، سیرالیون میں 46 ہزار سے اوپر، گھانا کی 10 ہزار سے اوپر، بورکینا فاسو 42 ہزار سے اوپر، گنی کناکری کو 50 ہزار سے اوپر کی توفیق ملی۔ آئیوری کوسٹ میں 12 ہزار سے اوپر۔ اسی طرح سینیگال کی 17 ہزار سے اوپر، بینن 48 ہزار سے اوپر، کیمرون 26 ہزار سے اوپر، یوگنڈا، کینیا کی بھی ہزاروں میں تعداد ہے۔ حضور انور نے بیعتوں کے تعلق میں بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خطبات سن کر بعض لوگوں میں بڑی نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے بھی واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے خطاب کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ (خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے ساتھ یہ اجلاس شام 6 بجکر 30 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25 ستمبر 2015)

☆......☆......☆

احادیث نبوی ﷺ

حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

احادیث نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

عورتوں کی آبادی عموماً دنیا کے ہر ملک میں مردوں سے زیادہ ہے۔ اگر عورت کی اصلاح ہوجائے اور تقویٰ پر قائم ہوجائے، معاشرہ میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے لگ جائے تو بہت سے فساد جنہوں نے دنیا کے امن کو برباد کیا ہوا ہے ختم ہوجاتے ہیں

جب ہم اس دعویٰ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں کہ ہم نے دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانا ہے، ایک ہاتھ پر اکٹھے کرنا ہے، ایک اُمّت بنانا ہے۔ تو پھر یہ قومیتیں اور یہ قبیلے اور یہ خاندان کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ایک احمدی میں کسی قوم کا ہونے کی وجہ سے بڑائی نہیں آنی چاہئے۔ یا کسی احمدی کو، کسی بھی قوم کے احمدی کو، کسی دوسری قوم کے احمدی کو دیکھ کر یہ احساس نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ یہ ہم سے کمتر ہے

آپ کی گودوں میں مستقبل کی مائیں اور مستقبل کے باپوں نے پرورش پانی ہے اور پارہے ہیں۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق آج کی مائیں تقویٰ پر قدم ماریں گی تو احمدیت کی آئندہ نسلوں کا مستقبل محفوظ کر رہی ہوں گی۔ پس اس طرف ہر احمدی عورت کو غور کرنا چاہئے

(سورۃ الحجرات کی آیات 12 تا 14 کی روشنی میں ایک دوسرے کو حقیر سمجھنے، نام بگاڑنے، بدظنّی، تجسّس اور غیبت جیسی برائیوں سے بچنے، اسی طرح جھوٹ اور خیانت سے بچنے کے لئے تاکیدی نصائح)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کریں۔ جب آپ کی عبادتوں کے معیار بلند ہوں گے تو تقویٰ کے معیار بھی بلند ہوں گے اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف مزید توجہ پیدا ہوگی۔ آپ کی نسلیں نیکیوں پر قدم مارنے والی ہوں گی۔ اور یوں وہ بھی آپ کے لئے مستقل دعاؤں کا ذریعہ بن رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

جماعت احمدیہ جرمنی کے 30ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 27 راگست 2005ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مئی مارکیٹ۔ منہائیم (جرمنی) میں مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ۔ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ۔ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔ (الحجرات 12-14)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم میں سے کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہوجائیں۔ اور نہ عورتیں، عورتوں سے تمسخر کریں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوجائیں۔ اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسّس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

یہ ہے وہ بنیادی تعلیم جو اگر معاشرے میں رائج ہوجائے تو یہ دنیا بھی انسان کے لئے جنت بن جائے۔ عورتوں کی آبادی عموماً دنیا کے ہر ملک میں مردوں سے زیادہ ہے۔ اگر عورت کی اصلاح ہوجائے اور تقویٰ پر قائم ہوجائے، معاشرہ میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے لگ جائے تو بہت سے فساد جنہوں نے دنیا کے امن کو برباد کیا ہوا ہے ختم ہوجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں بعض برائیوں سے رکنے اور تقویٰ پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان میں خاص طور پر عورتوں کا نام لے کر انہیں مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اے عورتو! یہ برائیاں نہ کرو۔ یہ عورت کی فطرت میں زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ انسان کی فطرت کو کون جان سکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیونکہ یہ عورت کی فطرت میں ہے کہ وہ عموماً اپنی بڑائی بیان کرنے کی کوشش کرتی ہے، دوسرے کو اپنے سے کمتر سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس لئے اس عمومی نصیحت کے ساتھ جو مومنوں کو کی گئی ہے کہ کسی قوم کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ اللہ کے نزدیک کوئی قوم بری نہیں۔ تم جس کو بُرا سمجھ رہے ہو، ہوسکتا ہے وہ اللہ کے نزدیک بہتر ہو۔ ہاں بعض لوگوں کے بعض فعل ہیں جو اللہ کی راہ سے بغاوت کرنے والوں کے فعل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان افعال کی وجہ سے ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ صرف خدا تعالیٰ کو پتہ ہے وہی ہے جو غیب کا علم رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کون برا ہے، کون اچھا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کن کے دلوں میں کیا بھرا ہوا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ آئندہ کس نے کس حالت میں ہونا ہے۔ تم جو اپنے آپ کو بہتر سمجھ رہی ہو، ہوسکتا ہے کہ تمہارے میں برائیاں پیدا ہوجائیں اور جو برائیاں کرنے والا ہے ہوسکتا ہے اسے نیکیاں کرنے کی توفیق مل جائے۔ اس لئے بلاوجہ کسی کو تحقیر سے نہ دیکھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (النمل:66) (ترجمہ) پھر تو کہہ دے کہ آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق بھی ہے خدا کے سوا ان میں سے کوئی غیب کو نہیں جانتا۔

پس جب تم کسی کے بارے میں علم نہیں رکھتے تو پھر بلاوجہ اس کے بارے میں رائے زنی کرنے کا، اس کے بارے میں تبصرے کرنے کا بھی تمہیں کوئی حق نہیں ہے۔ تم جو دوسرے کو حقیر سمجھ کر ان کی عزت نفس کو مجروح کرنے کی کوشش کرتی ہو بعض دفعہ پبلک میں بیٹھ کر، لوگوں میں بیٹھ کر، مجلس میں بیٹھ کر دوسروں کے مذاق اڑائے جاتے ہیں۔ یا بعض دفعہ بعض عورتوں کو عادت ہوتی ہے طنز کر دیتی ہیں۔ ایسی چبھتی ہوئی بات کہہ دیتی ہیں جو اگلے کی تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ اس سے جہاں معاشرہ میں فساد پیدا ہوتا ہے وہاں خود اس لحاظ سے بھی وہ عورت گناہگار بن رہی ہوتی ہے یہ کہہ کر کہ میں اسے اچھی طرح جانتی ہوں، یہ تو ہے ہی ایسی اور ویسی، اس نے تو ایسی حرکتیں کرنی تھیں۔ اس کا تو سارا خاندان ہی ایسا ہے۔ تو یہ دعوے بھی اگر ایک باریک نظر سے دیکھا جائے تو خدائی کے دعوے ہیں۔ گویا یہ اظہار ہے کہ میں غیب کا علم رکھتی ہوں۔ پس ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ نیکی اس میں ہے کہ ان برائیوں کو چھوڑ دو۔ ایک دوسرے پر طنز کے تیر برسانے چھوڑ دو۔ ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے چھوڑ دو۔ ایک دوسرے کی برائیاں کرنی چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو ورنہ یاد رکھو کہ یہ باتیں تمہیں خدا سے دور کردیں گی۔ ان باتوں میں مبتلا ہو کر تم مزید گند میں پڑتی چلی جاؤ گی اور ان حرکتوں کی وجہ سے تم فاسق کہلاؤ گی۔

پھر بعض نام رکھ دیتی ہیں۔ اس میں یہ بھی فرمایا گیا کہ ایک دوسرے کو مختلف ناموں سے نہ پکارو۔ ایسے نام جو دوسرے کے نام کو بگاڑ کے رکھ دیئے جائیں۔ یہ چیزیں بھی ایسی ہیں جو ایمان میں کمزوری کا باعث بنتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا ایسی حرکتیں کرنے کے بعد تمہاری ایمانی حالت جاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں موقع دیا کہ تم دوہرے انعاموں اور فضلوں کی وارث بنو۔ ایک انعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور ایک انعام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر تمہیں اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوا۔ پس اس انعام کی قدر کرو۔ نیکیوں میں آگے بڑھو اور ان بیہودہ اور دنیا داری کی باتوں میں اپنے آپ کو غرق نہ کرو۔ تمہارا مقام اب اللہ کی نظر میں بلند ہوا ہے، اس کو بلند کرتی چلی جاؤ۔ یہ اعزاز جو تمہیں زمانے کے امام کو مان کر ملا ہے اس اعزاز کو برقرار رکھنے کی کوشش کرو۔ اس تعلیم پر عمل کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہے۔ اپنے اخلاق اعلیٰ کرو کہ اسی میں بڑائی ہے۔ اور یہ اللہ کے فضلوں کے ساتھ بلند ہوگا۔ اور اللہ کے فضلوں کے ساتھ اس صورت میں بلند ہوگا جب تم عاجزی دکھاؤ گی۔ جب تم ایک دوسرے کی عزت کرنا سیکھو گی جب تم اپنی جھوٹی اناؤں

اور جھوٹی عزّتوں کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستہ پر چلنے کی کوشش کروگی۔

پھر آگے اللہ تعالیٰ نے مزید چند باتوں کی وضاحت فرمائی کہ ایک دوسرے کی عزت قائم کرنے کے لئے یہ باتیں بھی ضروری ہیں۔ معاشرے کو فساد سے پاک کرنے کے لئے یہ باتیں بھی ضروری ہیں۔ ان میں سے ایک ہے بدظنی۔ اور بدظنی ایسی چیز ہے جس سے نہ صرف تم دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہو بلکہ اپنی روحانی ابتری کے سامان بھی پیدا کر رہی ہو۔ اور بدظنی پیدا ہوتی ہے تو دوسروں کی ٹوہ میں رہنے کی بھی عادت پڑتی ہے، تجسّس پیدا ہوتا ہے۔ ہر وقت دوسروں کی ٹوہ میں رہنے اور اس خیال میں رہنے کی وجہ سے کہ دوسری عورت میرے بارے میں کیا خیال رکھتی ہے یا فلاں شخص میرے بارے میں کیا خیال رکھتا ہے۔ یا فلاں عزیز میرے بارے میں کیا خیال رکھتا ہے۔ یا فلاں دو عورتیں اکٹھی بیٹھی ہوئی ہیں یہ ضرور میرے خلاف، میرے متعلق فلاں بات کر رہی ہوں گی۔ تبصرہ کر رہی ہوں گی۔ اور ایک ایسی بات جس کا کوئی وجود ہی نہ ہو اس کو پکڑ کر ان دو باتیں کرنے والی عورتوں کے یا دو اکیلی بیٹھی عورتوں کے خلاف دل میں وبال اٹھتا ہے، دل میں بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ غصہ اور یہ وبال جو ہے پھر دوسرے کو نقصان پہنچانے سے پہلے اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہا ہوتا ہے۔ ایسی عورتیں اللہ کے حکم کی نافرمانی کرکے جو گناہ سر لے رہی ہوتی ہیں وہ تو ہے ہی، لیکن اس بدظنی کی وجہ سے، غصہ کی وجہ سے، دلوں میں بے چینی کی وجہ سے بلاوجہ کی اپنی صحت بھی برباد کر رہی ہوتی ہیں۔ اس فکر میں اپنے بلڈ پریشر بھی ہائی (High) کر رہی ہوتی ہیں۔ اس زمانے میں دنیا کے اَور تھوڑے جھمیلے ہیں، اور مسائل ہیں جو ان بدظنیوں کی وجہ سے زبردستی کے مسائل اپنے اوپر سہیڑے جائیں اور اپنی صحت برباد کی جائے۔

اور پھر ایک عورت کیونکہ ایک بیوی بھی ہے، ایک ماں بھی ہے۔ اس وجہ سے اپنے خاوند کے لئے بھی مسائل کھڑے کر رہی ہوتی ہے، اپنے بچوں کی تربیت بھی خراب کر رہی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان بدظنیوں کا پھر گھر میں ذکر چلتا رہتا ہے۔ بچوں کے کان میں یہ باتیں پڑتی رہتی ہیں وہ بھی ان باتوں سے متأثر ہوتے ہیں، اثر لیتے ہیں۔ ان کی اٹھان بھی اس بدظنی کے ماحول میں ہوتی ہے اور یوں بڑے ہوکر وہ بھی اس وجہ سے اس برائی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ تو ایسی مائیں اس قسم کی باتیں بچوں کے سامنے کرکے جس میں فساد کا خطرہ ہو، جو ایک دوسرے کے متعلق دلوں میں رنجشیں پیدا کرنے والی ہو، جو بدظنیوں میں مبتلا کرنے والی ہو، جن سے کدورتیں پیدا ہونے کا خطرہ ہو، جہاں اپنے بچوں کو برباد کر رہی ہوتی ہیں وہاں جماعت کی امانتوں کے ساتھ بھی خیانت کر رہی ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان بدظنیوں اور پھر ان کی وجہ سے دوسرے فریق کے بارے میں جو اس کے پیچھے باتیں ہوتی ہیں اپنے گروپ میں بیٹھ کر یا اپنی مجلس میں بیٹھ کر جو تبصرے ہوتے ہیں اس کو غیبت کہا ہے۔ اور فرمایا یہ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہے۔ اور کون پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پھر فرمایا تم پسند نہیں کرتے کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ، تم اس سے کراہت کرتے ہو۔ پس ان باتوں سے پرہیز کرو، ان سے بچو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر جو انعام کیا ہے، تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے کی توفیق دی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا شکریہ ہے کہ تم اس کا تقویٰ اختیار کرو، اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ جو غلطیاں ہوچکی ہیں ان کے لئے خدا سے مغفرت طلب کرو۔ اللہ تعالیٰ تو بار بار رحم کرتے ہوئے اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پس بدظنی، تجسّس اور غیبت کی بیماریوں کو ترک کرتے ہوئے، ہر ایک کو اللہ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مغفرت کا طالب ہونا چاہئے، اس سے رحم مانگنا چاہئے، تا کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ تقویٰ پر چل سکیں اور تقویٰ پر چلنے والوں کی اللہ کے نزدیک بہت قدر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نزدیک تو وہی لوگ معزز ہیں جو ان برائیوں سے بچنے والے اور تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ باقی رہے تمہارے قبیلے یا تمہارے خاندان یا تمہاری قومیتیں یہ تو صرف ایک پہچان ہے۔ جب ہم نے اس زمانے کے مسیح و مہدی کو مان لیا۔ حَکم وعدل کو مان لیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو مان لیا۔ جب ہم اس دعویٰ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں کہ ہم نے دنیا کو امت واحدہ بنانا ہے، ایک ہاتھ پر اکٹھے کرنا ہے، ایک امت بنانا ہے۔ تو پھر یہ قومیتیں اور یہ قبیلے اور یہ خاندان کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ پہچان تو ہے کہ ہم کہیں کہ فلاں جرمن ہے، فلاں پاکستانی ہے اور فلاں انڈونیشین ہے، اور فلاں افریقن ہے، گھانین ہے، نائیجیرین ہے۔ لیکن ایک احمدی میں کسی قوم کا ہونے کی وجہ سے بڑائی نہیں آنی چاہئے۔ یا کسی احمدی کو، کسی بھی قوم کے احمدی کو، کسی دوسری قوم کے احمدی کو دیکھ کر یہ احساس نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ یہ ہم سے کمتر ہے۔ ایک پاکستانی احمدی کا کام ہے کہ ایک افریقن احمدی کو بھی اسی طرح عزت دے جس طرح ایک جرمن احمدی کی وہ عزت کرتا ہے یا کسی دوسرے یورپین ملک کے باشندے کی عزت کرتا ہے۔ اسی طرح ایک احمدی جو یورپین ہے، اسی طرح افریقن کی یا ایشین کی عزت کرے جس طرح وہ یورپین کی کرتا ہے۔ جب یہ معاشرہ قائم ہوگا تو خدا کی رضا حاصل کرنے والا معاشرہ ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ بالکل سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کا کسی کے ساتھ کوئی جسمانی رشتہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ خود انصاف ہے اور انصاف کو دوست رکھتا ہے۔ وہ خود عدل ہے، عدل کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے ظاہری رشتوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ جو تقویٰ کی رعایت کرتا ہے اسے وہ اپنے فضل سے بچاتا ہے۔ اور اس کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اسی لئے اُس نے فرمایا اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:14)۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 309۔310۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس آج ہر عورت اور مرد کو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو، اِس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور انصاف اور عدل کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہی چیز ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کا دوست بنائے گی۔ اور جس کا اللہ دوست بن جائے اس کو دین و دنیا کی نعمتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔

عورتوں کو، احمدی عورتوں کو خاص طور پر مَیں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جیسا کہ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ آپ کی گودوں میں مستقبل کی مائیں اور مستقبل کے باپوں نے پرورش پانی ہے اور پا رہے ہیں۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق آج کی مائیں تقویٰ پر قدم ماریں گی تو احمدیت کی آئندہ نسلوں کا مستقبل محفوظ کر رہی ہوں گی۔ پس اس طرف ہر احمدی عورت کو غور کرنا چاہئے۔

یہ چند مثالیں جو ان آیات میں دی گئی ہیں اس کے علاوہ بھی قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر مختلف برائیوں کا ذکر ہے جن کو چھوڑنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ مختلف نیکیوں کا ذکر ہے جن کو اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس ان سب نیکیوں کو اپنانا اور ان سب برائیوں کو چھوڑنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور آج میں آپ عورتوں سے مخاطب ہوکر کہتا ہوں کہ اگر آپ اپنے اوپر یہ فرض کرلیں کہ آپ نے ہر برائی کو ترک کرنا ہے اور ہر نیکی کو اپنانا ہے تو آپ مردوں کی بھی اصلاح کا باعث بن رہی ہوں گی۔ بچوں کی اصلاح کا بھی باعث بن رہی ہوں گی۔ آئندہ نسلوں کی اصلاح کا بھی باعث بن رہی ہوں گی۔

ایک دو برائیوں کا اور بھی میں ذکر کر دیتا ہوں جو قرآن کریم میں درج ہیں، زیادہ تو نہیں کرسکتا۔ مختلف برائیوں کا ذکر ہے جو تقویٰ سے دُور لے جانے والی ہیں۔ مثلاً جیسے فرمایا فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (الحج: 31) کہ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ کیونکہ جھوٹ شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا خیال کرتا ہے کہ جھوٹ بول کر یا غلط بیانی کرکے اپنی چالاکی سے میں نے اپنی جان بچالی ہے یا اپنی جان بچالوں گا۔ یا فلاں شخص سے اپنے مفاد حاصل کرلوں گا۔ لوگوں کو تو دھوکہ دیا جاسکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ پس اپنی اولاد کی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کہ ہر ماں اپنے سچ کے معیار کو بھی بلند سے بلند تر کرے۔ ہلکی سی بھی ایسی بات اس سے نہیں ہونی چاہئے، کوئی ایسی غلط بیانی بھی نہیں ہونی چاہئے جس سے بچے کے سچ کا معیار متأثر ہو۔

ایک دفعہ ایک عورت نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ تھیں اپنے چھوٹے بچہ کو جو کھیلتا ہوا باہر جا رہا تھا آواز دے کر کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ادھر آؤ مَیں تمہیں ایک چیز دوں۔ بچہ واپس مڑا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کیا دینے کے لئے تم نے بلایا ہے؟ تو ماں نے کہا کہ اسے مَیں کھجور دینا چاہتی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تم جھوٹ بولتیں۔ (الدر المنثور- زیر سورة التوبة) تو اس حد تک احتیاط کا حکم ہے۔

ہم اکثر یہ حدیث سنتے ہیں کئی دفعہ مَیں بیان بھی کرچکا ہوں اور بچوں کو بھی سناتے ہیں۔ لیکن جب اپنے پر موقع آتا ہے تو غلط بیانی سے کام لے لیتے ہیں۔ بعض کی تو یہ عادت بن جاتی ہے اور بن گئی ہے کہ وہ غلط اور جھوٹی بات کہہ جاتے ہیں اور احساس نہیں ہوتا کہ جھوٹ کہا ہے۔ بات کر دیتے ہیں اور بات کرکے پھر اگر اس سے پوچھو کہ فلاں بات کی ہے؟ تو کہتے ہیں نہیں، مَیں نے تو نہیں کی۔ فوراً مکر بھی جاتے ہیں یا یاد نہیں رہتا یا یہ احساس ہی نہیں کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ تو یہ جو عادت ہے اس کو بھی ترک کرنا چاہئے۔ جو بات کہیں جیسے مرضی حالات ہوجائیں، جیسی مرضی آفت آجائے، مشکل آجائے اور سزا کا خطرہ ہو ہمیشہ سچ کا دامن پکڑے رہنا چاہئے۔ تو جب اس حد تک آپ اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گی اور اس بیماری کو دور کرنے کی کوشش کریں گی، جب اس حد تک آپ کے عمل میں سچائی پیدا ہوجائے گی تو جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مَیں نے حدیث میں بیان کیا ہے یہ سچائی کا معیار ہونا چاہئے تو غیر محسوس طریق پر آپ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کر رہی ہوں گی جہاں بچے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :
''شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثابت قدمی ہے۔''
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 423)
طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

تقویٰ اور سچائی کے ماحول میں پرورش پا رہے ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے‘‘۔ گند قرار دیا ہے۔’’جیسا کہ فرمایا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31) دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے۔ اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بُت ہی ہے۔ ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمّع سازی کے اَور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہوجاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جُھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہوجائے تو جلدی سے دُور نہیں ہوتا۔ مدّت تک ریاضت کریں۔ تب جا کر سچ بولنے کی عادت اُن کو ہوگی۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 266، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہر احمدی عورت کو جھوٹ کے خلاف بھی جہاد کرنا چاہئے۔ اپنے آپ کو اتنا سچا بنالیں کہ آپ کا ماحول آپ پر کبھی یہ کہہ کر انگلی نہ اٹھا سکے کہ اس نے فلاں وقت میں فلاں بات جو کہی تھی اس میں یہ چیز غلط تھی۔ آپ کا ہر ہر لفظ اور ہر فقرہ اور ہر لفظ سچائی سے بھرا ہوا ہونا چاہئے۔ سچائی کی ایک مثال ایک احمدی عورت کو ہونا چاہئے۔ آپ کی سچائی کی دھاک اس قدر ہر ایک پر بیٹھنی چاہئے کہ ہر ایک آنکھ بند کرکے، بغیر سوچے سمجھے آپ کی ہر بات کا اعتبار کرنے والا ہو۔ اس کو یہ سوچنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو کہ اس نے کبھی غلط بیانی کرنی ہے۔ اس حد تک آپ کے سچائی کے معیار ہونے چاہئیں۔ جب یہ معیار آپ حاصل کرلیں گی تو جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ کی اگلی نسلوں کے معیارِ سچائی جو ہیں وہ بھی اس قدر بلند ہوجائیں گے جن کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اور جب سچائی اتنی پھیل جائے کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا تو وہی دور ہوگا جب کوئی روک آپ کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔ آپ پھیلتے چلے جائیں گے اور بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور کوئی نہیں جو آپ کے پیغام کو روک سکے۔ کوئی نہیں جو احمدیت کی ترقی کو روک سکے۔ اور یہی سچائی کے معیار ہیں جو اتنے بلند ہوجائیں تو اس کے سامنے جیسا کہ میں نے کہا کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ اس کے سامنے دنیا کا ہر بت پارہ پارہ ہوجاتا ہے۔ اور جب آپ اپنی سچائی کے اس قدر معیار بلند کرلیں گی تو خدا کے ہاں بھی صدّیقہ لکھی جائیں گی۔

ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں سچ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدّیق لکھا جاتا ہے۔ اور پھر فرمایا جھوٹ بولنے والا کذّاب لکھا جاتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الأدب باب التشدید فی الکذب)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ صدق کے معیار حاصل کرنے کی توفیق دے۔ اور کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ اللہ کے ہاں کوئی احمدی عورت کذّاب لکھی جانے والوں میں ہو۔

ایک بیماری جس نے معاشرہ میں فساد پیدا کیا ہوا ہے، خیانت بھی ہے۔ خیانتوں کا صحیح ادراک نہیں ہے۔ جس حد تک امانتوں کے معیار بلند ہونے چاہئیں وہ معیار بلند نہیں ہوتا۔ تو ہر احمدی کو اپنی امانت کے معیار بھی اتنے بلند کرنے چاہئیں کہ کبھی اس سے خیانت کا تصور بھی نہ کیا جاسکے۔ اول تو جھوٹ چھوڑنے سے ہی معیار اتنے بلند ہوجاتے ہیں کہ ہر دوسری برائی خود بخود چھوٹتی چلی جاتی ہے۔ لیکن قرآن کریم میں اس کا بھی ذکر اس طرح آیا ہوا ہے اس لئے مَیں ذکر کررہا ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ نے خیانت کرنے والے سے ناپسندیدگی کا اظہار یوں فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا (النسآء:108) یقینا اللہ تعالیٰ خیانت میں بڑھے ہوئے اور گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔ پس اللہ کا محبوب اور اس کا پسندیدہ بننے کے لئے اور اس کا دوست بننے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو ہر قسم کی خیانت سے پاک کریں۔ اپنے نفسوں کو بھی خیانت سے پاک کریں۔ اپنے آپ کو بھی دھوکہ نہ دیں۔ اپنے خاوند اور بچوں کو بھی دھوکہ نہ دیں۔ اپنے دوستوں کو اور اپنے ماحول میں بھی کبھی دھوکہ نہ دیں۔ کسی بھی معاملہ میں کبھی کسی کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کریں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل فرما کر جو احسان کیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کے لئے جو شرائط بیعت رکھی ہیں ان پر عمل کریں۔ ان کو پڑھیں اور غور کریں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ نے وہ معیار حاصل کرنے ہیں اور اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ اپنی بہنوں کے حقوق ادا کریں۔ اپنے ماحول کے حقوق ادا کریں۔ اپنے خاوندوں کے حقوق ادا کریں۔ اپنے بچوں کے حقوق ادا کریں۔ جن پر جماعتی ذمہ داریاں ہیں وہ اپنی جماعتی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جو ملک کے قوانین ہیں ان کی پابندی کریں اور ان سب نیکیوں پر نہ صرف خود قائم رہنا ہے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی ان پر قائم کرنا ہے۔ ان کی بھی نیک تربیت کرنی ہے۔ ان کی بھی جماعت کی امانت سمجھ کر پاک تربیت کرنی ہے۔ تبھی آپ اُن لوگوں میں شامل کہلاسکیں گی جو خیانت کرنے والے نہیں بلکہ امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اور یہ سب باتیں نیک اعمال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے حاصل ہوں گی۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کریں۔ جب آپ کی عبادتوں کے معیار بلند ہوں گے تو تقویٰ کے معیار بھی بلند ہوں گے۔ اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف مزید توجہ پیدا ہوگی۔ آپ کی نسلیں نیکیوں پر قدم مارنے والی ہوں گی۔ اور یوں وہ بھی آپ کے لئے مستقل دعاؤں کا ذریعہ بن رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ لوگوں کو وہ فہم و ادراک عطا فرمائے جس سے آپ یہ سمجھ سکیں کہ احمدی ہونے کے بعد ایک احمدی عورت پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

اب دعا کرلیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25/ستمبر 2015)

☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

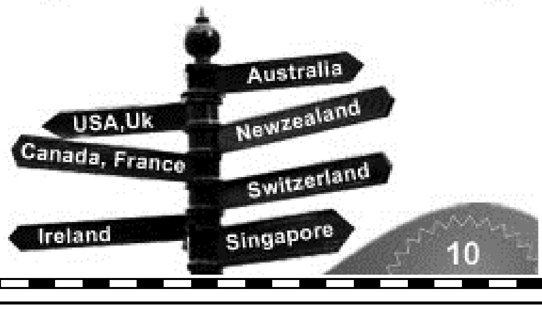

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7615: میں بشریٰ ملاحت زوجہ مکرم عبد المقتدر سی. ایچ صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن Molathu ڈاکخانہ Airapuram ضلع Ernakulam صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نیکلس 24 گرام، نیکلس 9 گرام۔ حق مہر: 16 گرام گولڈ، چوڑیاں 48 گرام، انگوٹھی 4 گرام، بالی 7 گرام۔ زیور نقرئی 100 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زین العابدین   الامۃ: بشریٰ ملاحت   گواہ: عبد المقتدر سی. ایچ

مسل نمبر 7636: میں محمد شِفاس کے. اے ولد مکرم عبد الکلام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 36 سال تاریخ بیعت 1996 موجودہ پتہ: دوبئی۔ مستقل پتہ: ساکن نور محل ڈاکخانہ کوچنگاڈی ضلع کوچی صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 رنومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک گھر قیمت 20.5 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ ماہوار AED 16,660 ہے۔ خاکسار کو اپنی جائیداد سے سالانہ -/1,08,000 روپے کی آمد ہوتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: Edappagath   العبد: محمد شِفاس   گواہ: ارسلان اعجاز

مسل نمبر 7637: میں محمد عبد الواسع ولد مکرم محمد عبد الباسط صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن دوبئی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ردسمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار AED 100 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبد الوہاب   العبد: محمد عبد الواسع   گواہ: فرحان احمد

مسل نمبر 7638: میں مطاہرہ بیگم زوجہ مکرم شمیم احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن الحق بلڈنگ، YMCA روڈ، سینٹرل ممبئی صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 راگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 22 گرام (22 کیرٹ)، زیور نقرئی: 5 تولہ، حق مہر: 35,500 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد خان   الامۃ: مطاہرہ بیگم   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7639: میں حمیدہ شریف زوجہ مکرم محمد لطیف شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کنڈورڈ ڈاکخانہ منڈل رائپرتی ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/24,000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 1 تولہ، کان کی بالی آدھا تولہ، کان کی بالی 3 گرام۔ زیور نقرئی: 10 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد یوسف خان   الامۃ: حمیدہ شریف   گواہ: محمد لطیف

مسل نمبر 7640: میں ارشادہ طاہر زوجہ مکرم طاہر احمد بیگ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کاہلواں نزد مسجد محمود قادیان صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 رستمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: تین انگوٹھی 5.760 گرام، دو جوڑی کان کی بالیاں 8.330 گرام (22 کیرٹ) زیور نقرئی: 17.110 گرام۔ حق مہر: -/20,000 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد بیگ   الامۃ: ارشادہ طاہر   گواہ: حافظ محمد اکبر

مسل نمبر 7641: میں نعمانہ ظفر بنت مکرم ریحان احمد ظفر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد نصیر ملک   الامۃ: نعمانہ ظفر   گواہ: ریحان احمد ظفر

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

جماعتی رپورٹیں

قادیان دارالامان میں عیدالاضحیٰ کی مبارک تقریب

۞ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ ایک مرتبہ پھر ہماری زندگیوں میں عیدالاضحیٰ کا بابرکت دن آیا اللہ یہ دن عالم اسلام اور عالم احمدیت کے لئے ہر طرح سے بابرکت کرے آمین۔ مورخہ 25 ستمبر بروز جمعہ ٹھیک صبح 9:25 بجے بمقام مسجد اقصیٰ محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب نائب امیر اوّل نے نماز عید پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ عید دیا۔ خطبہ عید کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور تمام افراد نے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی۔ قادیان کے مضافات سے آنے والے مہمانان کرام کے لئے لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ سے دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر قادیان کے دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے معززین بھی عید کی مبارکباد دینے کیلئے تشریف لائے۔ اخبار اور نیوز چینلز کے نمائندگان بھی تشریف لائے جنہوں نے اگلے دن قادیان میں عید منائے جانے کی خبریں شائع کیں۔

(قائم مقام مہتمم مقامی، مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

موسیٰ بنی (جھارکھنڈ) میں اصلاح اعمال کے موضوع پر سمپوزیم کا انعقاد

۞ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی میں مورخہ 20؍ستمبر 2015 کو مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی کے زیر اہتمام ''اصلاح اعمال'' کے موضوع پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت ایک سمپوزیم کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سلطان احمد صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ مکرم اسرافیل احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ عزیزم احمد رضوان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم شبیر احمد چاند صاحب نے اصلاح اعمال کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے اصلاحِ اعمال کے متعلق حضور انور کے خطاب کا خلاصہ پیش کیا۔ جس میں حضور نے موبائل فون کے استعمال اور بدرسوم کے متعلق ہدایات سے نوازا ہے۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(حلیم احمد، مبلغ انچارج ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ)

مجلس انصاراللہ آرہ، پٹنہ، گیا، ارول کے پہلے ضلعی اجتماع کا انعقاد

۞ مجلس انصاراللہ آرہ، پٹنہ، گیا اور ارول کے پہلے ضلعی سالانہ اجتماع کا انعقاد مورخہ 25؍ستمبر 2015 کو بمقام آرہ ہوا۔ افتتاحی تقریب مکرم رضی احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع آرہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شاہ محمود احمد صاحب آف پٹنہ نے کی۔ نظم مکرم ممتاز احمد صاحب آف آرہ نے پڑھی۔ عہد مجلس انصاراللہ مکرم رضی احمد صاحب نے دہرایا اور مکرم شاہ محمود احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم پروفیسر شاہ امتیاز احمد صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ افتتاحی تقریب کا اختتام ہوا۔ جس کے بعد انصار کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ بعد نماز ظہر دوپہر ڈھائی بجے مکرم رضی احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ کی زیر صدارت اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالرؤف صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ مکرم شاہ محمود احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب مبلغ انچارج آرہ نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعد ازاں مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجتماع کے پروگراموں کا اختتام ہوا۔

(حلیم احمد، مبلغ انچارج پٹنہ، بہار)

جماعت احمدیہ بھدرواہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۞ جماعت احمدیہ بھدرواہ میں مورخہ 9؍اگست 2015 بروز اتوار بعد نماز ظہر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا جس کی صدارت خاکسار نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فیضان احمد خان صاحب نے کی۔ مکرم مونس احمد میر صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے سنائی۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر علمائے کرام نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(محمود احمد وگے، مبلغ سلسلہ بھدرواہ)

جماعت احمدیہ ہبلی میں آل ریلیجنس کانفرنس کا انعقاد

۞ جماعت احمدیہ ہبلی میں مورخہ 29؍ستمبر 2015 کو ''سرودھرم سمّیلن'' (جلسہ مذاہب) کا انعقاد ہوا جس میں علاقہ کے سیاسی اور مذہبی لیڈروں نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انصار، خدام واطفال نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے اپنا بھرپور تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ جلسہ کی کل حاضری 500 تھی۔ جلسہ کے اختتام پر تمام معزز مہمانوں کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔

(عبدالواحد خان، مربی سلسلہ شموگہ)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 16

کرنی چاہئے۔ بعض مسلمانوں کا یہ رویہ کہ خوشی منا رہے ہیں اور سبحان اللہ پڑھ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے آج یہ سبحان اللہ استہزاء کے رنگ میں اور اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکانے کے لئے پڑھ رہے ہیں تو پڑھیں لیکن انشاء اللہ جلد ہی اس سے بہتر اور خوبصورت تعمیر کرکے ہم حقیقی سبحان اللہ پڑھیں گے اور ماشاء اللہ بھی پڑھیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا آزمایا جانا تو اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ ابھی یہ بھی تو نہیں پتا کہ وجہ کیا بنی اس کی اور کس طرح یہ سب کچھ ہوا۔ اگر یہ کوئی سازش اور شرارت تھی تو ان باتوں سے جماعت کی ترقی نہیں رک سکتی ہاں انتظامیہ کو اپنی کمزوریاں دیکھنے اور ان پر غور کرنے کیلئے اس واقعہ کو ہوشیار کرنے والا ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے ہی آپ کے خلاف سازشیں اور آگیں لگانے کا سلسلہ جاری ہے لیکن کیا ہو رہا ہے کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔ جماعت کی ترقی ہمیں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ ایک آگ تو ظاہری آگ ہے لیکن ایک آگ انسان کے اندر کی حسد کینے اور بغض کی آگ بھی ہے۔ گو بظاہر تو ہماری مسجد سے متصل ایک حصے کو آگ لگی لیکن ہمارا تو یہ نقصان انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو جائے گا اور انشاء اللہ ہم اللہ تعالیٰ کی بشارتوں سے حصہ بھی لینے والے ہوں گے اور یہ صبر اور دعا ہمیں اللہ تعالیٰ کی ٹھنڈک اور ٹھنڈی چھاؤں کی آغوش میں لے لے گا لیکن اس ظاہری آگ سے بھی مخالفین کی حسد کی آگیں بھی بھڑک رہی ہیں گویا جو ظاہری آگ ہمارے خلاف بھڑکائی تھی وہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین کو جلا رہی ہے۔

ایم۔ٹی۔اے کے انتظام کا ایک حصہ بھی یہیں ہے بلکہ بہت بڑا حصہ یہاں ہے۔ اس دن راہ ہدیٰ کا لائیو پروگرام تھا تو پروگرام والوں نے فیصلہ کر لیا کہ اب ایم۔ٹی۔اے سٹوڈیو تک ہماری پہنچ نہیں ہے اور پتہ نہیں وہاں کیا حالات ہیں اس میں جایا بھی نہیں جا سکتا اس لئے آج ریکارڈنگ دکھا دیں گے لائیو پروگرام نہیں کریں گے۔ جب مجھے پتا چلا تو میں نے کہا مسجد فضل سے لائیو پروگرام ہوگا۔ کوئی اس میں روک کی بات نہیں اور ایسے فیصلے ان کو خود کرنے بھی نہیں چاہئیں مجھ سے پوچھے بغیر۔ ان کو چاہئے تھا کہ فوراً مجھ سے پوچھتے کہ اس لائیو پروگرام کے لئے اب کیا کیا جائے۔ اگر لائیو پروگرام نہ ہوتا تو یہ احمدیوں کو بھی اور دنیا کو بھی یہ پیغام دے رہے ہوتے کہ ہمارا سارا نظام اس واقعہ سے درہم برہم ہو گیا جو نہیں ہوا۔ تو ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ نقصان پر مایوس ہو کر بیٹھ جائیں یا اپنی جگہیں چھوڑ کر صرف تماشا دیکھنے کے لئے کھڑے ہو جائیں وہاں جا کر بلکہ فوری طور پر ہر ممکن متبادل کوشش ہونی چاہئے تھی اور کرنی چاہئے اور پھر باقی اللہ تعالیٰ پر چھوڑنا چاہئے۔

تو بہرحال ان باتوں سے ہمیں کبھی گھبراہٹ نہیں ہوئی اور نہ ہونی چاہئے۔ اگر یہ واقعہ بھی آزمائش ہے تو ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے اور پھر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ہم دعائیں کرتے ہوئے اس آزمائش سے بھی کامیاب گزریں گے، یہ نقصان چاہے کسی طرح بھی پہنچا ہے کسی نے بھی پہنچایا ہے ہماری نااہلی کی وجہ سے ہوا ہے بے احتیاطی کی وجہ سے ہوا ہے یا حادثاتی طور پر یہ واقعہ ہوا ہے جو بھی ہے وجہ اس کی انشاء اللہ اس کو ہم نے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ خوبصورت شکل میں واپس لانا ہے۔ فی الحال اس کے لئے کسی علیحدہ تحریک کی ضرورت نہیں مجھے کہنے کی جماعت کو لیکن لوگوں نے بغیر کہے از خود اس کے لئے رقم بھیجنی شروع کر دی ہے۔ بچوں نے خاص طور پر اس کے لئے چندہ دینا شروع کیا ہوا ہے بغیر کہے خود بچے اپنی جو بگھیاں ہیں وہ پیش کر رہے ہیں سات آٹھ سال کی ایک بچی نے اپنے باپ کو کہا کہ ان ہالوں میں تو ہم جا کے کھانا بھی کھایا کرتے تھے کھیلتے بھی تھے فنکشن بھی کرتے تھے تو ہمیں اس میں اپنا حصہ ڈالنا چاہئے اس کو دوبارہ بنانے میں یہ بچی کے جذبات ہیں اس لئے میرے پاس جو پیسے جمع ہیں میں دیتی ہوں اور اپنی بگھی اٹھا کر لے آئی۔ پس جب قوم کے بچے بھی ایسا عزم رکھتے ہوں تو پھر ان کو کون مایوس کر سکتا ہے یہ معمولی نقصان کیا کہہ سکتے ہیں۔

ایک صاحب لائبریری میں بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے اور ان کو پتا نہیں چلا کہ کیا ہو رہا ہے باہر۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر انہیں بچا لیا۔ ان کے لئے تو یہ بھی بڑا معجزہ ہے۔ یہ چند سیکنڈ کی دیر بھی ان کو جلا کے رکھ سکتی تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا ہے۔

حضور نے فرمایا حاسدوں کے حسد تو اور بڑھیں گے اس لئے دعاؤں کی طرف بھی توجہ دیں۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي کی دعا اور اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ کی دعا پڑھیں اور رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ کی دعا پڑھنی چاہئے۔ اگر یہ واقعہ میں ہماری نااہلی اور کمزوری کی وجہ سے ہوا ہے تو استغفار بھی بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں اپنی ذمہ داریاں صحیح رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کمزوریوں کو دور فرمائے اور اگر یہ آزمائش ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں سے بھی کامیابی سے گزارے اور اپنے انعامات پہلے سے بڑھ کر عطا فرمائے اور ان صابرین میں ہمارا شمار فرمائے جن کو خوشخبریاں عطا فرماتا ہے اور پہلے سے بڑھ کر ہم ترقیات دیکھیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم چودھری محمود احمد صاحب مبشر درویش قادیان، مکرم خالد سلیم عباس ابوالحاجی صاحب آف سیریا اور سیریا ہی میں شہید ہونے والے ایک مرحوم احمدی بھائی کا ذکر خیر اور اوصاف حمیدہ اور خدمات کا تذکرہ فرمایا اور جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆☆☆

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

EDITOR
MANSOORAHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09417020616
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 8 October 2015 Issue No. 41

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

مؤمن کا کام ہے کہ عمل کے ساتھ ساتھ توبہ کی طرف بھی توجہ دے۔ یعنی ہر مشکل اور امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرے اور پھر نیک اعمال سے اپنی اصلاح کے تسلسل کو جاری رکھے۔

صبر اور دعا اور اپنے عملوں سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنو اور جب بھی مشکلات میں سے گزرو جب بھی مصائب آئیں تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 2/ اکتوبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ○ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ○ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ ان لوگوں کو جن پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

ان آیات میں مؤمنوں کی ان خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے جو وہ مشکلات اور مصائب یا کسی بھی قسم کے نقصان کے ہونے پر دکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک حقیقی مؤمن کا اسی وقت پتا چلتا ہے جب وہ ان خصوصیات کا حامل بنے۔ مؤمنین کو کبھی تو ذاتی طور پر نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کبھی جماعتی طور پر نقصان ہوتا ہے لیکن حقیقی مؤمن ہر طرح کے نقصان سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے کامیاب ہو کر نکلتا ہے اور نکلنا چاہئے اسے۔ اس مضمون پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف تحریرات اور ارشادات میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مختلف زاویوں سے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان آیات کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مصیبتوں کو برا نہیں ماننا چاہئے کیونکہ مصیبتوں کو برا سمجھنے والا مؤمن نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ یہی تکلیف جب رسولوں پر آتی ہے تو ان کو انعام کی خوشخبری دیتی ہے اور جب یہی تکلیف بدوں پر آتی ہے تو ان کو تباہ کر دیتی ہے۔ غرض مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہئے کہ تکالیف کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا طلب کرے۔ فرمایا کہ مؤمن کی زندگی کے دو حصے ہیں جو نیک کام مؤمن کرتا ہے اس کے لئے اجر مقرر ہوتا ہے مگر صبر ایک ایسی چیز ہے جس کا ثواب بے حد و بے شمار ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہی لوگ صابر ہیں یہی لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو سمجھ لیا۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کی زندگی کے دو حصہ کرتا ہے جو صبر کے معنی سمجھ لیتے ہیں۔ کبھی وہ مؤمن کی دعا کو قبول کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ۔ اور کبھی وہ مؤمن سے اپنی بات منوانا چاہتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ ۔ پس اس بات کو سمجھنا ایمانداری ہے کہ ایک طرف زور نہ دے۔

فرمایا مؤمن کو مصیبت کے وقت میں غمگین نہیں ہونا چاہئے وہ نبی سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ مصیبت کے وقت ایک محبت کا سرچشمہ جاری ہو جاتا ہے۔ مؤمن کو کوئی مصیبت نہیں ہوتی جس سے اس کو ہزار ہا قسم کی لذت نہیں پہنچتی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خدا کے پیاروں کو گناہ کی وجہ سے مصیبتیں نہیں آتیں، مؤمن کے جوہر بھی مصائب سے کھلتے ہیں چنانچہ دیکھو رسول کریم ﷺ کے دکھوں اور نصرت کے زمانے پر آپ کے اخلاق کو کس طرح ظاہر کیا گیا۔ اگر رسول کریم ﷺ کو تکالیف نہ پہنچتے تو اب ہم انکے اخلاق کے متعلق کیا بیان کرتے۔ مؤمن کی تکالیف کو دوسرے بیشک تکالیف سمجھتے ہیں مگر مؤمن اس کو تکالیف نہیں خیال کرتا۔ فرمایا کہ یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنی سچی توبہ پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ توبہ سے اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے اور اگر توبہ کے ثمرات چاہتے ہو تو عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو۔ ایمان ایک بوٹا ہے اور اس کی آبپاشی عمل سے ہوتی ہے اس لئے ایمان کی تکمیل کے لئے عمل کی از حد ضرورت ہے۔ اگر ایمان کے ساتھ عمل نہیں ہوں گے تو بوٹے خشک ہو جائیں گے اور وہ خائب و خاسر رہ جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مؤمن کو صبر کے معنی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ صبر کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان کسی نقصان پر افسوس نہ کرے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی نقصان کسی تکلیف کو اپنے اوپر اتنا وارد نہ کر لے کہ ہوش و حواس کھو بیٹھے اور مایوس ہو کر بیٹھ جائے اور اپنی عملی طاقتوں کو استعمال میں نہ لاوے۔ پس ایک حد تک افسوس بھی ٹھیک ہے کرنا چاہئے کسی نقصان پے اور اس کے ساتھ ہی ایک نئے عزم کے ساتھ اگلی منزلوں پر قدم مارنے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کا عزم اور عملی ضرورت ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کرنے والے کو ہی دعا کی حقیقت بھی معلوم ہوتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ دعا فوری قبول کر لیتا ہے تو کبھی اللہ تعالیٰ کسی مصلحت کی وجہ سے دعا قبول نہیں کرتا لیکن مؤمن کا کام ہے کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور اللہ تعالیٰ کے کسی فعل پر شکوہ نہ کرے۔ یہی حقیقی صبر ہے اور جب ایسی صبر کی حالت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب نوازتا ہے انعامات دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مؤمن کو مصائب اور مشکلات ان کے گناہوں کی وجہ سے نہیں پہنچتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہوتا ہے تاکہ دنیا کو بھی پتا چل جائے کہ خدا تعالیٰ کے بندے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں سب سے زیادہ پیارا وجود اللہ تعالیٰ کو جو ہے یا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی لیکن آپ کو بھی بیشمار تکالیف پہنچیں بلکہ ذاتی تکالیف بھی پہنچیں اور جماعتی تکالیف بھی پہنچیں اور یہ تکالیف جتنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ہیں کسی اور کو نہیں پہنچیں لیکن ہر طرح کی تکلیف میں آپ کے صبر اور راضی برضا رہنے کا نمونہ دنیا میں ہمیں کہیں اور نظر بھی نہیں آتا اور یہی وہ اعلیٰ خلق ہے جو تمام مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بھی سچی توبہ کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بھی تمہاری کامیابیوں اور امتحانوں میں سے سرخرو ہو کر نکلنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ پس مؤمن کا کام ہے کہ عمل کے ساتھ ساتھ توبہ کی طرف بھی توجہ دے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس طرح ایک مالی پودا لگا کر پھر اسے پانی دیتا ہے اسے پالتا ہے اسے سینچتا ہے اسی طرح مؤمنوں کو بھی چاہئے کہ ایمان کے پودے کو نیک اعمال کا پانی لگائیں۔ اگر یہ کرو گے تو یہی ایک مؤمن کی کامیابی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کی باتوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ لوگ تو اولیاء اللہ پر بھی اعتراض کرتے آئے ہیں کہ ان کی فلاں دعا قبول نہیں ہوئی فلاں قبول نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے اعتراض کرنے والے دراصل قانون الٰہی سے ہی لاعلم ہیں۔ ایک مؤمن تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی تو مان لیتا ہے اور کبھی منواتا ہے یہی اس کا قانون ہے۔ آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ تم ایسے نہ بنو جو اس قانون کو توڑنے والے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مؤمنین کے لئے مصائب اور مشکلات ہمیشہ نہیں رہتے۔ آتے ہیں چلے جاتے ہیں۔ پس صبر اور دعا اور اپنے عملوں سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنو اور جب بھی مشکلات میں سے گزرو جب بھی مصائب آئیں تو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کہنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔

گزشتہ دنوں یہاں مسجد بیت الفتوح کے متصل دو ہالوں میں آگ کی وجہ سے بڑا نقصان ہوا بڑی خوفناک آگ تھی۔ اس پر جب مختلف ٹی وی چینلز اور دوسرے میڈیا نے خبر دی ہے تو بعض بغض و کینہ میں بڑھے ہوئے لوگوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا بلکہ اس بات پر افسوس کیا کہ ان کے صرف دو ہال جلے ہیں مسجد کیوں نہیں جلی۔ تو یہ تو آجکل کے بعض مسلمانوں کا حال ہے لیکن سارے ایسے نہیں ہیں۔ بعض علاقوں سے مسلمانوں نے ہمارے سے ہمدردی کا اظہار بھی کیا ہے۔ اس واقعہ نے جماعت کا ایک وسیع تعارف بھی کروا دیا دنیا میں۔ گو ہمیں تو افسوس ہوا ہم نے صبر بھی دکھایا اور انا للہ بھی پڑھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نقصان اور امتحان میں بھی جماعت کے حق میں لوگوں کو کھڑا کر کے دنیا کو بتا دیا کہ میں ان کے ساتھ ہوں۔ آگ کی وجہ کیا ہوئی یہ تو پولیس کو ابھی تک واضح نہیں ہوا۔ بہرحال جو بھی وجہ ہوئی یہ بات ہمارے یہاں مسجد کے جو اسٹاف ہے عملہ ہے اور انتظامیہ ہے اس کی کمزوری کی طرف بھی نشاندہی کرتی ہے اور ان کو بہت زیادہ استغفار

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

مضمون نگار حضرات متوجہ ہوں!

اخبار بدر میں اشاعت کی غرض سے مضامین بھیجنے والے احباب سے مؤدبانہ التماس ہے کہ:

1۔ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے احباب اپنے مضامین نیشنل صدر/ امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ وکالت تعمیل و تنفیذ لندن برائے بھارت، نیپال، بھوٹان کے توسط سے بھجوائیں۔

2۔ پاکستان کے احباب اپنے مضامین مکرم ناظر صاحب خدمت درویشان کی سفارش کے ساتھ وکالت تعمیل و تنفیذ لندن برائے بھارت نیپال بھوٹان کے توسط سے بھجوائیں۔ تمام بیرون ممالک کے نیشنل صدر/ امیر جماعت کے پاس وکالت تعمیل و تنفیذ لندن کی ای میل آئی ڈی موجود ہے۔

وکالت تعمیل و تنفیذ لندن کے توسط سے آنے والے مضامین ہی اخبار بدر میں شائع کئے جاسکیں گے۔

نوٹ: مندرجہ بالا ہدایات صرف بیرونی ممالک کے لئے ہیں۔ اندرون ملک سے مضامین بھجوانے والے احباب صدر جماعت/ امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ اپنے مضامین براہِ راست ایڈیٹر بدر کو بھیجیں (ادارہ)

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad